نیا پاکستان

کا سفر

منشور تحریک انصاف 2018

فہرست

باب اول: ابتدائیہ

پی ٹی آئی کا بنیادی تصور

تحریک انصاف خیبر پختونخواہ کی پانچ سالہ حکومت کی کامیابیاں

باب دوم: انتظامی ڈھانچے کی اصلاح

ذمہ دار اور جواب دہ حکومت

مقامی حکومتوں کے ذریعے عوام کو نچلی ترین سطح تک اختیارات کی منتقلی

پولیس کو مضبوط اور سیاسی اثر و رسوخ سے آزاد بنانا

نظام انصاف کی اصلاح اور انصاف کی تیز تر فراہمی کا اہتمام

سول سروس کی اصلاح

پبلک ایڈمنسٹریشن میں ای گورننس متعارف کروانا

قانون سازی میں اصلاحات کے ذریعے سہولیات کی فراہمی (معلومات کا حق، خدمات کا حق)

سرکاری خریداریوں کے عمل اصلاح

صحافتی آزادی کی یقین دہانی

مضبوط وفاق

باب سوم: وفاق پاکستان میں استحکام

فاٹا کے پختونخوا کے میں انضمام میں تقویت

بلوچستان میں مفاہمت کو فروغ

انتظامی بنیادوں پر جنوبی پنجاب صوبے کے قیام کی راہ ہموار کرنا

کراچی کی اصلاح

گلگت بلتستان کیلئے حمایت واستحکام

غربت کی چکی میں پستے اضلاع سے مفلسی کے خاتمے کی تحریک کا آغاز

اقلیتوں کے آئینی حقوق کا تحفظ

دیار غیر میں بسنے والے پاکستانیوں کی شراکت یقینی بنانا

صنفی مساوات کا فروغ

باب چہارم: شراکتی معاشی ترقی

ایف بی آر میں اصلاحات

ایک کروڑ ملازمتوں کی تخلیق اور لیبر مارکیٹ میں تقویت

پچاس لاکھ مکانات کی تعمیر کے لئے پالیسی فریم ورک کا نفاذ

پاکستان کو کاروبار دوست ملک بنانا

مینوفیکچرنگ کی بحالی اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار میں ترقی

کلیدی معاشی اداروں کی اصلاح

سی پیک کی بطور گیم چینجر تبدیلی یقینی بنانا

شہریوں اور صنعتوں کی سرمائے تک رسائی بڑھانا

سیاحت کی صنعت کا فروغ

علمی معیشت کے لئے آئی ٹی میں انقلاب

عالمی تجارت کا فروغ

ٹیکسٹائل کے شعبے کو تقویت اور برآمدات میں اضافہ

باب پنجم: زرعی شعبے کی ترقی اور ذخیرہ آب

زراعت کے حوالے سے پاکستان کی صلاحیت سے استفادہ

لائیوسٹاک کے شعبے میں بہتری

پاکستان میں قلت آب کا حل اور ڈیموں کی تعمیر

ماہی گیری کی صنعت کی بحالی

باب ششم: سماجی خدمات میں انقلاب

صحت سب کے لئے

تعلیمی اصلاحات

نوجوانوں کی صلاحیت میں اضافہ

سماجی تحفظ

پینے کے صاف پانی کی فراہمی

ماحولیاتی تغیر اور سبز پیداوار کی حوصلہ افزائی

خصوصی افراد کے لئے ہمدرد پاکستان کا قیام

آبادی کے اضافے میں چیلنج کا مقابلہ

کھیلوں، آرٹس اور کلچر کا فروغ

باب ہفتم: پاکستان کی قومی سلامتی کا تحفظ

بیرونی پہلو

ادارہ جاتی ڈھانچے کی اصلاح اور پالیسی اصول

اندرونی پہلو

ادارہ جاتی ڈھانچے کی اصلاح اور پالیسی اصول

دفاعی پالیسی

" ہم ایک ایسی ریاست کے حصول میں
مصروفِ عمل ہیں جہاں ہم بطورِ آزاد
شہری اپنی زندگی گزار سکیں، جس ریاست
کو ہم اپنی تہذیب و تمدن کے مطابق فروغ
دے سکیں اور جسے اسلامی سماجی انصاف
کے راہنما اصولوں کے مطابق چلایا جاسکے۔"

قائداعظم محمد علی جناح

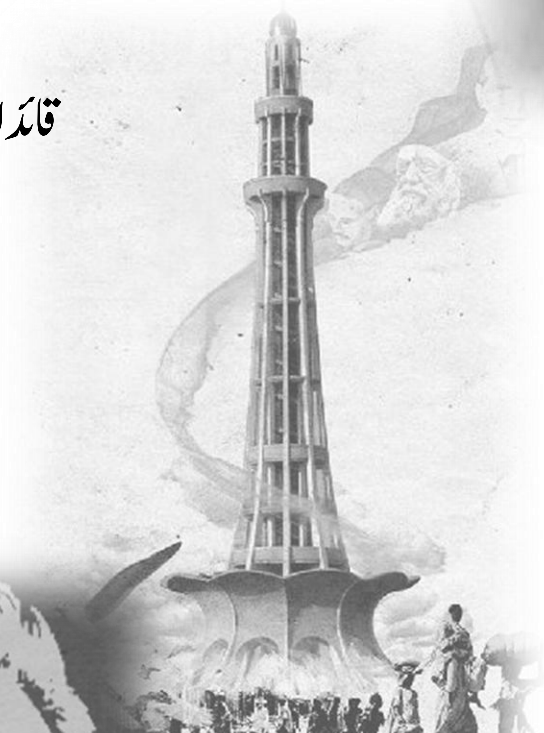

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال

باب اول

ابتدائیہ

پی ٹی آئی کا بنیادی تصور

پاکستان تحریکِ انصاف کے قیام کا بنیادی محرک ایک ایسی تحریک کا آغاز تھا جو عدل و مساوات پر مبنی ایک ایسے معاشرے کے لیئے جدوجہد کر سکے جس کی اساس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا عطا کردہ وہی میثاقِ مدینہ ہو جس نے اُس بے مثال اسلامی ریاست کو تخلیق کیا جو عدل اور سماجی انصاف کے زریں اصولوں پر استوار کی گئی تھی اور جسے تہذیبِ انسانی کی اولین فلاحی ریاست ہونے کا اعزاز ہے۔ شومیٔ قسمت کہ جیسا نامور مسلمان فلسفی ابنِ خلدون نے خبردار کیا تھا، مسلمانوں کی تہذیب کا زوال تب ہوا جب نظامِ عدل سے انحراف کیا گیا۔

عدل و مساوات کے یہی وہ راہنما اصول تھے جن پر قائدِاعظم محمد علی جناح نے مملکتِ پاکستان کی بنیاد رکھی اور یہی اصول پاکستان تحریکِ انصاف کی فکری اساس ہیں۔ "سیاست برائے سیاست'' پی ٹی آئی کا مقصد نہیں بلکہ "سیاست برائے خدمت" کا علم اُٹھائے ہم محض اس عزم کے ساتھ میدانِ عمل میں گزشتہ تین دھائیوں سے سرگرمِ عمل ہیں تاکہ ہم ایسی فلاحی ریاست کا خواب شرمندہٴ تعبیر کر سکیں جہاں قانون کی حکمرانی، قابلیت اور شفافیت کی ضمانت تمام شہریوں کو حاصل ہو۔۔۔ جہاں محروم اور بزرگ طبقوں کو سماجی فلاح کے موثر و مربوط انتظامات تک رسائی ہو۔

بے عیب نظامِ عدل ہی وہ بنیاد ہے جس پر وہ قوم تخلیق ہو سکتی ہے جہاں شہریوں کو صحت سے لے کر تعلیم اور جان و مال کے تحفظ تک ہر شعبہ ہائے زندگی میں مساوی مواقع میسر ہوں۔ اور یہی وہ میزانِ عدل ہے جو خواتین، اقلیتوں، معذوروں اور مجبوروں کو اہلِ جبر کے ہاتھوں ہونے والے استحصال و امتیاز سے محفوظ رکھتی ہے۔

پاکستان تحریکِ انصاف اُس عام آدمی کی سیاسی آواز ہے جو کسی بھی صنفی و سماجی تخصیص سے بے نیاز اپنے اور اپنے خاندان کے لیئے ایک بہتر مستقبل کے لیئے کوشاں ہے۔ سو پی ٹی آئی کا نصب العین اِسی سنہرے مستقبل کا حصول ہے۔ تحریکِ انصاف کے لیئے پاکستان کی انمول دولت پاکستان کے لوگ ہیں۔۔۔ سچے، محنتی اور پرامن لوگ۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی ابتدا سے لے کر آج تک، پی ٹی آئی نے خود کو بلا تعصب، رنگ، نسل، صنف و مذہب ہر پاکستانی کی فلاح و بہبود کے لیئے وقف کیئے رکھا ہے۔

پاکستان تحریکِ انصاف کا ہدف قابلیت اور بروقت خدمت کی صلاحیتیں رکھے ایک موثر عوامی حکومت کا قیام ہے کیونکہ یہ ہمارا متفقہ تجزیہ ہے کہ پاکستان میں جاری طرزِ حکمرانی بحران دراصل اُس دیمک زدہ ریاستی ڈھانچے کا شاخسانہ ہے جس نے اشرافیہ کے ایک مختصر طبقے کے سوا ریاست کے ہر شہری میں احساسِ محرومی کو پروان چڑھایا ہے۔ سو پی ٹی آئی کی اولین ترجیح اِس بدعنوان اور شکستہ نظام کا خاتمہ اور اس کی جگہ عدل و مساوات پر مبنی نئے طرزِ حکومت کا احیاء ہے تاکہ بدعنوان اور نااہل اشرافیہ کی ظالمانہ طرزِ حکومت کو ماضی کا ایک قصہٴ پارینہ بنایا جا سکے۔

پاکستان تحریکِ انصاف کو بڑھتی ہوئی دہشتگردی اور اس کے باعث ریاست پاکستان پر پڑنے والے اُن تباہ کن اثرات کا بھی مکمل ادراک ہے جو محض انگنت قیمتی پاکستانی جانوں کے ضیاع تک محدود نہیں بلکہ جس کے باعث باہمی احترام اور پُرامن بقائے باہمی پر مبنی پاکستانی معاشرہ عدم برداشت،

خوف اور نفرت کے آسیبوں کی زد میں آگیا۔ تحریکِ انصاف کا وعدہ ہے کہ ہماری جماعت ریاست کے تمام شہریوں کے مابین باہمی برداشت، احترام اور قبولیت کی فضا بحال کرے گی۔

مدتوں سے مسلط حالات کو جوں کا توں رکھنے کی تباہ کن سیاست کا مکمل خاتمہ بھی پاکستان تحریکِ انصاف کے اولین مقاصد میں شامل ہے۔ اس جماعت نے محض حصولِ اقتدار کے لیئے نہ تو کبھی ماضی میں اپنے اصولوں پے سودہ بازی کی تھی اور نہ ہی کبھی آئیندہ ایسا سوچ سکتی ہے۔ انصاف پر مبنی تبدیلی کا یہی وہ نظریہ اور اصول ہے جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہی نظریہ اُس "نئے پاکستان" کی فکری اساس ہے جو علامہ اقبال کے خواب اور قائدِ اعظم کے تصورات پر قائم ہونے والی اسلامی فلاحی ریاست کی حقیقی روح ہے۔ وہ نیا پاکستان جہاں ہر شہری قانون کی نظر میں برابر ہے-

جہاں سب کو صحت و تعلیم سمیت ہر شعبہ ہائے زندگی میں یکساں مواقع میسر ہیں۔

ایک ایسا نیا پاکستان جو اپنے شہریوں کے جان و مال کو ہر شے پر مقدم رکھتا ہے۔

سو تحریکِ انصاف ایک ایسے "نئے پاکستان" کا تصور پیش کر رہی ہے جسے اپنے زورِ بازو پر اعتماد ہے اور جو اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ باہمی احترام کی بنیاد پر فضائے امن و آشتی میں پنپنا چاہتا ہے۔ وہ پاکستان جو کرہءِ خاکی کی تمام ریاستوں کے ساتھ شفاف، باہمی مفید اور ایک دوسرے کی حاکمیتِ اعلیٰ کے احترام پر مبنی دوستانہ تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے۔

وہ نیا پاکستان جو اپنے حساس جوہری اساسوں پر کسی قسم کی سودہ بازی سے مبرا ہو کر تنازعات کے پرُامن حل کی راہ اپنائے گا۔ وہ نیا پاکستان جو اغیار کی لڑائی کے لیئے نہ تو اپنے کندھے فراہم کرنے کو تیار ہے اور نہ ہی کسی بین القوامی طاقت کا طفیلی حلیف ہے۔

ایک نئے پاکستان کا یہ وہ تصور اور وعدہ ہے جو اِس منشور کے ذریعے پاکستان کے غیور عوام کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ منشور ہر پاکستانی کو بااختیار بنانے کا وعدہ ہے۔

یہ منشور ہمارے اس عزم کا اعادہ ہے کہ اپنی تقدیر ہم خود لکھیں گے۔۔۔ دوسرا کوئی اور نہیں لکھے گا۔

یہ منشور طاقت کو عوام کی دھلیز تک پہنچا کر فیصلہ سازی میں شراکت دار بنانے کا ایک باعمل منصوبہ ہے۔

اور یہ منشور اُس "نیا پاکستان" کا تحریری خاکہ ہے جو فقط امید کی کرن نہیں بلکہ وعدے کی وہ کڑی میزان ہے جو پی ٹی آئی پاکستان کے مجبور، مظلوم، محروم اور اچھے دنوں کے خواب دیکھنے والے ہر پاکستانی سے کر رہی ہے۔

سن 2013 کے برعکس، تحریک انصاف یہ وعدہ اُس اعتماد کی بنیاد پر کر رہی ہے جو خیبر پختونخواہ کی پانچ سالہ حکومت کی کامیابی نے اسے عطا کیا ہے۔ ان پانچ سالوں میں پاکستان کے اس بے مثال لیکن دانستہ طور پر پسماندہ رکھے گئے صوبے میں "نیا پاکستان" کے تصور کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ہم

کئی تجربات سے گزرے اور بہت سے سبق حاصل کیے۔ باوجود اس کے کہ یہ ہماری پہلی حکومت تھی، پاکستان تحریک انصاف اس صوبے میں قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر پولیس، دیوانی نظامِ عدل، صحت اور تعلیم کے نظاموں سمیت بہت شعبوں میں نمایاں تبدیلیاں لانے میں کامیاب رہی۔

حقیقت یہ ہے کہ پی ٹی آئی کی متعارف کردہ پولیس اصلاحات کے باعث آج صوبہ پختونخواہ کا محکمہء پولیس کُلی طور پر ایک غیر سیاسی ادارہ بن چکا ہے جہاں تمام تر تقرریاں قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر ہو رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کلیدی اصلاحات کی بازگشت پورے ملک کے ہر علاقے تک گئی ہے اور ان اصلاحات کو دیگر صوبوں میں بھی بطور نمونہ اپنانے کا عمل جاری ہے۔

اِسی طرح، بنیادی اور ثانوی تعلیم کے محکمہ جات میں کی جانے والی کلیدی اصلاحات کے باعث صوبہ پختونخواہ کے سرکاری اسکولوں کا معیار اس قدر بہتر ہوا ہے کہ اب عوام سرکاری اسکولوں میں داخلے کو نجی اسکولوں پر ترجیح دے رہی ہے۔

تحریکِ انصاف کی تحفظِ ماحولیات سے وابستگی اُس تاریخ ساز "ایک ارب درخت لگاؤ مہم" سے عیاں ہے جس کی نا صرف بین الاقوامی سطح پر پذیرائی ہوئی بلکہ جواب صوبے کی ثقافتی پہچان بن گیا ہے۔ درحقیقت، اس مہم کے باعث علاقائی سطح پر خواتین کو مالی طور پر مستحکم بنانے کی ہماری کوششوں کو بھی تقویت ملی کیونکہ گاؤں کی سطح پر خواتین ہی اس ماحولیاتی تحریک کی امین تھیں۔

انہی پانچ سالوں میں ضلعی حکومتوں کو بااختیار بنانے کے پی ٹی آئی کے وعدہ کی تکمیل بھی ممکن ہوئی اور خیبر پختونخواہ کی صوبائی اسمبلی نے ضلعی حکومتوں کے ایک جامع قانون کی منظوری دی جس کے باعث مالیاتی اختیار سمیت فیصلہ سازی دیہات کی سطح تک منتقل ہوئی۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسی سفر میں پی ٹی آئی نے ملک میں رائج طرزِ حکمرانی میں پنہاں اُن خطرات کا بھی بخوبی تجربہ کر لیا ہے جن سے مستقبل میں ہم بہت بہتر انداز میں نبردآزما ہو سکیں گے اور "نئے پاکستان" کے خواب کو کہیں بہتر انداز میں شرمندہء تعبیر کر سکیں گے۔

یہ تجربہ اُس بائیس سالہ طویل سفر کا نچوڑ ہے جو 1996 میں اہلِ پاکستان کے حقوق کے حصول کی جدوجہد کی خاطر تحریکِ انصاف کے قیام سے شروع ہوا تھا۔ سو تحریکِ انصاف کی اس خوداعتمادی کا مظہر ہے کہ:

اگر ہے جذبہء تعمیر زندہ تو پھر کس چیز کی ہم میں کمی ہے

عمران خان

چیئرمین،

پاکستان تحریک انصاف

خیبر پختونخواہ 2013 تا 2018

نمایاں اصلاحات اور اقدام

قانون سازی میں ہماری کارکردگی

168 قوانین کی منظوری

- خیبر پختونخوا پولیس ایکٹ 2017
- خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشن ریفارم ایکٹ 2017
- خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروس ایکٹ 2014
- خیبر پختونخوا رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2013
- خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ ایکٹ

تعلیم

صوبائی بجٹ کا کم از کم 20 فیصد تعلیم پر خرچ کیا جاتا رہا

تعلیم کا مجموعی بجٹ 2017 میں 2013 کے 39 ارب سے بڑھا کر 55 ارب کردیا گیا

خالصتاً قابلیت اور اہلیت کی بنیاد پر

57 ہزار سے زائد
اعلی تعلیم یافتہ افراد کو بطور اساتذہ نوکریاں دیں

24 ارب سرمائے سے

چودہ ملین بچوں کے لیے فرنیچر	8000 سکولوں میں کھیل کے میدان	1170 سکولوں میں جدید ترین لیبارٹریز

تعلیمی اداروں میں سہولیات کا فقدان دور کرنے کے لیے 24 ارب کی خطیر رقم صرف کی گئی

دور افتادہ اور قدرے پسماندہ علاقوں میں بچوں کے لیے ہم نے 1650 کمیونٹی سکولز قائم کیے۔ سکینڈری سکولز کی طالبات کو وظائف کی فراہمی کا اہتمام کیا گیا اور اس پر 1.7 ارب روپے خرچ کیے جبکہ مردان میں خواتین کے لیے کیڈٹ کالج قائم کیا گیا

1300 سے زائد سکولوں کا معیار بلند کیا گیا

1800 نئے سکول قائم کیے گئے

دس ہزار طلبا و طالبات کو ان کے گھروں کی دہلیز پر ڈیجیٹل لائبریریز تک رسائی

10 جامعات — 36 طالبات کے لیے

47 کالجز — 21 طلبہ کے لیے

صحت

صحت کے بجٹ میں اضافہ

200%

9.9 ارب روپے

سے بڑھا کر

30.2 ارب روپے

1600	1600	650	5000
لیڈی ہیلتھ ورکرز	پیرا میڈکس	سپیشلسٹس	ڈاکٹرز

صوبے بھر میں

موجود ہسپتالوں میں 5000 بستروں کا اضافہ

صحت کی سہولیات یقینی بنانے کے لیے 13 ارب روپے مالیت کا سازو سامان

صحت کی سہولیات تک عوام کی رسائی یقینی بنانے کے لیے تحریک انصاف کی حکومت نے 15 لاکھ لوگوں کو صحت انصاف کارڈ فراہم کیا تاکہ وہ اعلیٰ معیار کی طبّی سہولیات حاصل کر سکیں

صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ٹراما سینٹر بھی پی ٹی آئی کے دور حکومت میں قائم ہوا

امن وامان اور بلدیاتی نظام

ہماری اسمبلی نے اپنی نوعیت کا منفرد پولیس ایکٹ منظور کیا جس کے تحت ہم نے پولیس کو سول انتظامیہ کے اثرورسوخ سے آزاد کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر خود مختار ادارہ بنانے کا بے باک مگر ناگزیر قدم اٹھایا۔ ملک کے دیگر صوبوں میں ایسا کیا جانا ابھی باقی ہے

نفاذ قانون کی صلاحیت کو موثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہماری عدالتیں شفاف اور تیز فیصلے کریں۔ اس ضمن میں پشاور ہائیکورٹ کی معاونت سے ہمیں ضابطہ دیوانی میں ترمیم جیسی زبردست کامیابی میسر آئی

خیبر پختونخوا 2013 تا 2018
امن وامان

پی ٹی آئی نے پولیس کی پیشہ ورانہ خطوط پر صف بندی کی

- جس میں بھرتیاں ساکھ اور اچھی شہرت کی حامل امتحانی ایجنسی کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ شکایات کے مربوط نظام کے تحت ادارہ جاتی خدمات کی فراہمی کا اہتمام کیاگیاہے۔
- عوامی معلومات کا نظام اور پولیس کی معاونت کے ذرائع مہیا کیے گئے ہیں۔ افسران کی تربیت کے لیے خصوصی تربیتی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے
- تنازعات کے حل کے لیے کونسلز کی تشکیل کی گئی ہے۔ ان چند کلیدی اقدامات کے ذریعے تحریک انصاف کی حکومت نے پولیس کو صوبے کے سب سے زیادہ قابل بھروسہ ادارے میں بدل کر رکھ دیا ہے

خیبر پختونخوا ہی وہ واحد صوبہ ہے جہاں

سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 30 فیصد حصہ بلدیاتی حکومتوں کے لیے مختص

ماحولیات، کھیل اور نوجوانوں کے لیے اقدامات

بلین ٹری سونامی نے قدرتی طور پر دوبارہ اگاؤ کے تحفظ (60فیصد)اور منصوبے کے تحت شجرکاری(40 فیصد) کے ذریعے کے لیے جنگلات کا ہدف پورا کیا۔

پی ٹی آئی حکومت نے 300 چھوٹے سرمایہ کاروں کو سیاحتی کاروبار کے قیام کے لئے 500 ملین روپے کا ابتدائی سرمایہ فراہم کیا

صوبہ بھر میں تحصیل کی سطح پر کھیل کے

55
کھیل کے میدان

20
دیگر سہولیات (اسپورٹس کمپلیکسز) قائم

گذشتہ تین برس سے صوبائی سطح پر کھیلوں کے مقابلے منعقد کیے گئے جن میں 7000 سے زائد کھلاڑیوں نے شرکت کی

سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور حقوق نسواں

- خصوصی بچوں کی بحالی کے لیے پختونخوا حکومت نے پانچ نئے ادارے قائم کئے
- سہولیات کی فراہمی کے ذریعے 8 سکولوں کا معیار بلند کیا
- اس کے ساتھ حکومت نے تین سوشل ویلفئیر کمپلیکس قائم کیے
- سات ویلفیئر ہومز قائم کیے گئے
- چار دارالامان کا قیام
- منشیات کے عادی افراد کے علاج و بحالی کے لیے 4 نئے مراکز قائم کیے

باب دوم

انتظامی ڈھانچے کی اصلاح

ذمہ دار اور جواب دہ حکومت

ہم نیب اور دیگر محتسب اداروں کو یقینی طور پر خود مختار بنائیں گے تا کہ سیاسی وابستگیوں سے بالا تر ہو کر تمام بدعنوانیوں کا احتساب ہو سکے۔

سابقہ حکومتوں نے دانستہ طور پر احتساب کے ادروں کا گلا گھونٹا ہے تا کہ احتساب کا امکان باقی نہ رہے اور حکمران طبقے اور اشرافیہ کی کرپشن پر نقاب پڑا رہے۔

نیب کو مضبوط کرنے کے لئے ہم:

- نیب آرڈیننس کا جائزہ لیں گے تا کہ اس کی خود مختاری، آزادی کا تحفظ کر سکیں اور چیئرمین نیب کی تقرری کا عمل شفاف بنایا جا سکے۔
- ادارہ جاتی اصلاح کرنے اور نیب کے اندرونی ڈھانچے میں بہتری کے حوالے سے چیئرمین نیب کی کاوشوں کی حمایت کریں گے۔
- احتساب قوانین میں نقائص خصوصاً پلی بارگین اور رضاکارانہ طور پر رقوم کی واپسی کے حوالے سے شقوں کا جائزہ لیں گے۔
- نیب کی کارکردگی جانچنے کے بنیادی عوامل کی وضاحت کریں گے اور کارکردگی بڑھانے کے لئے ان عوامل جن میں شفافیت اور کرپشن سکور، ریفرنسز کی تعداد، پراسیکیوشن کی مہلت اور اخراجات اور وصولیوں کے مابین تناصب وغیرہ کی نگرانی کی جائے گی۔
- ہم ایک ایسی خسوصی ٹاسک فورس تشکیل دیں گے جو بیرونی حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں کی جانب سے ٹیکس سے متعلق معلومات، معاہدوں، گمنام ویلتھ آرڈرز اور غیر قانونی اثاثہ جات کے حوالے سے قوانین میں ترامیم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بیرون ملک چھپائی گئی قوم کی چوری شدہ دولت واگزار کروانے کے لئے مہم کا آغاز کرے گی۔
- ہم احتساب کے دیگر اداروں جن میں آڈیٹر جنرل، ایف آئی اے، اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی جیسے پارلیمانی ادارے شامل ہیں، کو مضبوط بنائیں گے۔

مقامی حکومتوں کے ذریعے عوام کو نچلی ترین سطح تک اختیارات کی منتقلی

ہم بااختیار مقامی حکومتوں کے ذریعے طاقت اور فیصلہ سازی عوام کو منتقل کریں گے اور پاکستان کو بدل لیں گے۔

- پاکستان میں چھوٹے شہروں اور دیہات میں ترقیاتی کام مقامی ایم این ایز، ایم پی ایز اور بیوروکریسی کنٹرول کرتی ہے جو کسی طور عوام کو مطابقت اور اختیارات نہیں سونپنا چاہتے۔
- ہم وسائل اور فیصلہ سازی دیہی کونسلز جیسی نچلی ترین سطح تک منتقل کریں گے اور پختونخوا میں اپنے کامیاب نمونے کو سندھ، پنجاب اور بلوچستان تک توسیع دیں گے۔
- پختونخوا میں اپنے تجربے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم مقامی حکومت کا ڈھانچہ مزید بہتر کریں گے، اور سٹی گورنمنٹ ماڈل متعارف کروائیں گے جہاں عوام کے ووٹوں سے براہ راست منتخب ہونے والا میئر شہری امور کی انجام دہی کے لئے ذمہ دار ہو گا۔

پولیس کو مضبوط اور سیاسی اثر ورسوخ سے آزاد بنانا

ہم پختونخوا میں پولیس ریفارمز کے کامیاب ماڈل کی طرز پر پولیس کو سیاسی اثر ورسوخ سے پاک کرنے کے لئے اقدامات اٹھائیں گے اور غیر سیاسی پولیس کے اس نمونے کو قومی سطح پر نافذ کریں گے۔

پاکستان میں پولیس کم تربیت یافتہ، سیاسی اثر ورسوخ سے متاثر، بدعنوانی اور مناسب ہتھیاروں کی عدم دستیابی کی شکار ہے۔ یکے بعد دیگرے حکومتوں نے پولیس کے محکمے میں اصلاحات کو نہ صرف مسلسل نظر انداز کیا بلکہ پولیس کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا۔

محکمہ پولیس میں اصلاحات کے لئے ہم:

- تمام صوبوں میں 2017 کے پولیس ایکٹ کی طرز پر قانون نافذ کریں گے اور پیشہ ور افسران کو بطور آئی جی پولیس کی سربراہی سونپیں گے تاکہ وہ پختونخوا کی طرح دیگر صوبوں میں بھی پولیس کو سیاسی اثر و رسوخ سے پاک کر سکیں۔
- پولیس کے محکمے میں بھرتیوں اور نوکری کے انتظام کو پیشہ ور خطوط پر استوار کریں گے اور تقرریوں سے لے کر تبادلوں تک تمام محکمانہ اقدامات کو ہر سطح پر سیاست سے پاک کریں گے۔ پولیس کے تربیتی اداروں کے قیام میں بھی پختونخوا میں اپنے کامیاب تجربے سے معاونت لیں گے۔
- ہم پولیس کی کارکردگی میں نکھار کے لئے تمام اضلاع میں نگرانی اور کنٹرول کے مراکز کو جدید سامان سے لیس کریں گے اور محکمہ پولیس کو جدت سے ہم آہنگ بنانے کے لئے سرمایہ کاری کریں گے۔
- جدید ایپس، ایس ایم ایس سسٹم، آن لائین ایف آئی آر اور کال سنٹرز کے ذریعے عوام کی پولیس تک رسائی آسان بنائیں گے۔
- خواتین کو بااختیار بنانے کا عمل آسان کرنے کے لئے تمام سطحوں پر خواتین کے لئے مخصوص تھانے اور ڈیسک قائم کئے جائیں گے۔
- چھوٹے جرائم کو تحصیل اور تھانے کی سطح پر نمٹانے کے لئے تنازعات کے حل کے لئے قائم مقامی کونسلز کو بہتر بنایا جائے گا اور اسے پختونخوا سے نکال کر ملک بھر میں قومی سطح پر مروج کیا جائے گا۔

نظام انصاف کی اصلاح اور انصاف کی تیز تر فراہمی کا اہتمام

ہم عدالتی اصلاحات کا جامع پروگرام شروع کریں گے جس سے شہریوں کو فوری اور معیاری انصاف میسر آئے گا۔

پاکستان میں قوانین اور طریقہ کار کمزور، فرسودہ، اور غیر موثر ہیں جنھیں ٹکڑوں میں بدلا گیا ہے۔ قوانین کے کمزور اطلاق نے تنازعات کے حل میں طوالت اور تاخیر کو جنم دیا، علاوہ ازیں صلاحیت کے فقدان کے باعث قومی سطح پر 20 لاکھ سے زائد مقدمات التواء کا شکار ہیں۔

ہم عدلیہ کو ضروری وسائل اور نگرانی کے نظام کی ترسیل یقینی بنائیں گے اور عدلیہ کے ساتھ مل کر ایسا نظام تشکیل دیں گے جس سے زیر التواء مقدمات جلد نمٹانے میں مدد ملے۔

- ہم پختونخوا میں کی گئی اصلاحات کی طرز پر دیوانی مقدمات ایک سال کے عرصے کے دوران نمٹانے کے لئے ہائی کورٹس کی مشاورت سے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کا بیڑا اٹھائیں گے۔
- فوجداری مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر کا عنصر مٹانے کے لئے ہم ضابطہ فوجداری میں بھی ترامیم متعارف کروائیں گے۔ اس کے ساتھ ہم فرسودہ قوانین سے پیچھا چھڑا کر فراہمی انصاف کے عمل میں بہتری لائیں گے۔
- خواتین کو بااختیار بنانے کے حوالے سے اپنے وعدوں کی تکمیل کے لئے ہم وفاقی اور صوبائی سطح پر تحفظ نسواں سے متعلق قوانین کی پڑتال کے ذریعے نقائص کی نشاندہی کریں گے۔ اور ان قوانین میں بہتری کے لئے اصلاحات متعارف کروائیں گے۔
- ہم عدالتوں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اصلاحی اقدامات کی حمایت کریں گے۔ اس عمل میں مقدمات کے ریکارڈ کو ڈیجیٹل شکل میں ڈھالنے، مقدمات میں انتظامی نوعیت کی بہتری لانے اور خواتین، نوجوانوں اور اقلیتوں جیسے کمزور طبقات کو مفت قانونی معاونت فراہم کرنے کے لئے خصوصی ادارے کے قیام جیسی اصلاحات شامل ہیں۔
- ہم جیلوں کے موجودہ ڈھانچے میں بہتری لا کر قید خانوں کے نظام کی اصلاح کریں گے اور جیلوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی کسی طور اجازت نہیں دیں گے۔ ہم خواتین اور نوجوانوں کے لئے علیحدہ قید خانے اور حراستی مراکز قائم کریں گے۔

- ہم ضروری توازن یقینی بناتے ہوئے ضمانتی قوانین میں جدت لائیں گے اور ایک سال سے زائد عرصہ تک قید میں رہنے والے افراد کی بحالی کے حوالے سے ریاستی ذمہ داریوں کے پیش نظر جیلوں کو اصلاحی اداروں میں تبدیل کرنے کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔

سول سروس کی اصلاح

ہم سول سروس کو سیاسی اثرورسوخ سے مکمل طور پر پاک اور قابلیت، اہلیت اور پیشہ ورانہ مہارت سے مزین ادارے میں تبدیل کریں گے۔

پچھلے ستر برسوں کے دوران پاکستان نے سول سروسز میں 38 کلیدی اصلاحات کیں۔ ان اصلاحات کے باوجود سول سروسز کا ڈھانچہ سیاسی اثر ورسوخ سے پاک ہو سکا نہ ہی قابل اور ذہین نوجوانوں یا ماہرین کے لئے اس میں کوئی کشش پیدا ہوئی۔

سول سروسز کی اصلاحات ہماری ترجیح ہے اور ہم:

- کسی سیاسی مصلحت کا شکار ہوئے بغیر صحیح کام کے لئے درست افسر کا انتخاب کریں گے، مدت ملازمت کا تحفظ فراہم کریں گے، اندرونی طور پر احتساب کا نظام لائیں گے اور کارکردگی پرکھنے کے ساتھ ساتھ تنخواہوں پر نظرثانی کریں گے۔
- پیشہ ور ماہرین کے لئے ملازمتوں کے دروازے کھولیں گے اور عمر کی شرط میں نرمی لائیں گے۔
- دو سوپر سیشنز کے بعد شفاف طریقے سے افسران کی سبکدوشی یقینی بنائیں گے۔

پبلک ایڈمنسٹریشن میں ای گورننس متعارف کروانا

انصاف، حقوق اور خدمات تک عوام کی رسائی کو باسہولت بنانے کے لئے ہم انتظامی ڈھانچے کی اصلاح کریں گے اور ای گورننس متعارف کروائیں گے۔

پاکستان میں گورننس کا انحصار ریکارڈ مرتب کرنے کے ان فرسودہ طریقوں پر ہے جو ناقابل اعتبار، غیر شفاف اور سست رو ہیں۔ پاکستان کے گورننس سسٹم کو کئی قسم کے مسائل کا سامنا ہے جس میں معلومات جمع کرنے کا غیر موثر نظام، ریکارڈ مرتب کرنے کے فرسودہ طریقے، مختلف حکومتی محکموں میں روابط کار کا فقدان، کالا دھن، ٹیکس چوری اور صوبائی اور وفاقی سطح پر عوامی مسائل کے حل میں حائل افسرانہ رکاوٹیں شامل ہیں۔

- ہم دستاویز کی ڈیجیٹلائزیشن کے لئے ڈیجیٹل فنانشل سروسز سے بھرپور استفادہ کریں گے۔
- اداروں اور افراد کی جانب سے مشکوک رویوں کے بارے میں شکایت کے لئے شہریوں کو خصوصی ٹیلیفون لائین فراہم کی جائے گی اور کمیونٹی کال سنٹرز کے ذریعے مخبری کا پروگرام شروع کیا جائے گا۔
- ہم جائیدادوں کی الیکٹرانک میپنگ کریں گے اور انہیں مالکان کے قومی شناختی کارڈز جس سے ان کے ورثاء بھی منسلک ہیں، سے جوڑیں گے۔
- ٹریفک قوانین کی مکمل پاسداری یقینی بنانے اور ٹریفک کی خلاف ورزیوں پر جاری ہونے والے ٹکٹس کی ڈیجیٹلائزیشن کے لئے سیف سٹی پراجیکٹ میں بہتری لائیں گے۔
- ہم تمام قانونی مقدمات کے لئے الیکٹرانک پیپر اور ڈیٹا آرکائیونگ کے طریقہ کار اختیار کریں گے اور گذشتہ دس سالہ ریکارڈ کو مرحلہ وار تصویری شکل دیں گے۔
- سماجی واقتصادی اشاریوں کی مانیٹرنگ اور ایویلوایشن کو ضلعی اور دیہی کونسلز کی پرفارمنس مینیجمنٹ کی صلاحیت سے ڈیجیٹائز کریں گے۔

قانون سازی میں اصلاحات کے ذریعے سہولیات کی فراہمی (معلومات کا حق، خدمات کا حق)

- ہم رازداری کی ثقافت کا خاتمہ کریں گے اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ عوام کو تمام سرکاری اقدامات، ریکارڈ اور معلومات تک رسائی ہو۔ تحریک انصاف حکومت میں بین الاقوامی معیار کے مطابق شفافیت اور جوابدہی کی مکمل حمایت کرے گی۔
- آئینی دفعات اور 2002 کے فریڈم آف انفارمیشن آرڈیننس کے نفاذ کے باوجود معلومات تک رسائی انتہائی کٹھن اور مشکل ہے جس کے نتیجے میں جواب دہی کا عمل کمزوری کا شکار ہے اور ریاست اور شہریوں کے مابین بداعتمادی کی خلیج بڑھ رہی ہے۔
- ہم معلومات تک رسائی کے قوانین کے موثر نفاذ کے لئے سرکاری محکموں کی استعداد بڑھانے پر وسائل صرف کریں گے۔
- ہم بجٹ سازی کے عمل کو بھی بین الاقوامی معیار کے مطابق بروقت شروع کریں گے اور کلیدی دستاویز تک عوام کی رسائی یقینی بنائیں گے۔
- ہم بجٹ تجاویز اور منظور شدہ میزانیہ جامع معلومات کے ساتھ عوام کے سامنے رکھیں گے۔
- ہم سالانہ، ششماہی اور آڈٹ رپورٹس کی بروقت اشاعت یقینی بنائیں گے اور انہیں بھی مباحثے اور پڑتال کے لئے عوام کے روبرو پیش کریں گے۔
- معلومات تک رسائی کے حوالے سے شہریوں کی شکایات کے ازالے/پر کاروائی کے لئے موثر طریقہ کار تخلیق کریں گے۔

سرکاری خریداریوں کے عمل اصلاح

ہم سرمائے کی قدر میں اضافے اور شفافیت کی خاطر خریداریوں کے سرکاری نظام کی اصلاح کریں گے۔

خریداریوں کے موجودہ قومی اور صوبائی قوانین میں شفافیت، تکنیکی تجربے اور عوام تک رسائی کا فقدان ہے۔ پاکستان میں سرکاری خریداریوں کے فریم ورک کے لئے یہ تینوں پہلو بڑے چیلنجز کی بنیاد ہیں۔

خریداریوں کے عمل کی اصلاح کے لئے ہم:

- مقابلے کے ذریعے سرمائے کی قدر بڑھانے کے لئے ہم صوبائی حکومتوں کی آن لائین خریداریوں کے ذرائع پر منتقلی کی حوصلہ افزائی کریں گے۔
- خریداریوں سے متعلق قوانین وضوابط کا مکمل اطلاق یقینی بنانے کے لئے ہم سرکاری محکموں، قانون کے نفاذ اور احتساب کے اداروں کی صلاحیت بڑھانے کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔
- احتساب کے نظام کو تقویت دینے اور عوام کو معلومات تک رسائی کے ذریعے سرکاری خریداریوں میں شفافیت کا کلچر رائج کریں گے۔

صحافتی آزادی کی یقین دہانی

- ہم میڈیا کی مکمل آزادی کے لئے پرعزم ہیں جو کہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں ذمہ دارانہ صحافت یقینی بنانے کے لئے خود اپنے قوائد و ضوابط وضع کرے گا۔
- ہم ویج بورڈ کے فیصلوں پر بروقت عملدرامد کے لئے قانون سازی یقینی بنائیں گے اور میڈیا ہاؤسز کی جانب سے صحافیوں کو تنخواہوں اور واجبات کی بروقت اور باقائدگی سے ادائیگی کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔

- تحریک انصاف عمومی طور پر اور جنگ زدہ علاقوں میں پیشہ ورانہ فرائض سرانجام دینے والے صحافیوں کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائے گی اور ہم یقینی بنائیں گے کہ میڈیا مالکان فیلڈ میں کام کرنے والے صحافیوں کے لئے تربیت، انشورنس اور تحفظ کی فراہمی کا اہتمام کریں۔
- ہم پیمرا کو مکمل خود مختاری سونپیں گے تاکہ یہ الیکٹرانک میڈیا کی آزادی سلب کرنے کے لئے کسی سیاسی حکومت کی آلہ کار نہ بن سکے۔
- حکومتی اشتہارات کا منطقی ڈھانچہ مرتب کریں گے اور اسے آزاد میڈیا کے خلاف تحریص و ترغیب کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی روش کا خاتمہ کریں گے۔
- برطانوی نشریاتی ادارے کی طرز پر پاکستان ٹیلی ویژن اور پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن کو مکمل خود مختاری دیں گے اور بورڈ آف گورنرز تعینات کریں گے.

باب سوم

وفاق پاکستان میں استحکام

فاٹا کے پختونخوا کے میں انضمام میں تقویت

ہم فاٹا کے پختونخوا میں انضمام کے عمل کی تکمیل کے ذریعے قبائلی عوام کو برابری کی عزت اور حقوق فراہم کریں گے اور اس مقصد کیلئے خصوصی مالی وسائل مختص کریں گے۔

ریاست کی جانب سے مسلسل نظرانداز کئے جانے پر قبائلی عوام سماجی و معاشی طور پر نہایت پیچھے رہ گئے ہیں جس سے بالآخر بداعتمادی اور احساس محرومی نے جنم لیا ہے۔ ستمبر 11 کے بعد قبائلی عوام نے ڈرون حملوں، دہشت گردوں کیخلاف عسکری کارروائیوں اور خودکش حملوں کی صورت میں تشدد کی بدترین لہر کا سامنا کیا۔ اس سب میں ہزاروں فوجی و سویلین افراد نے جانوں کے نذرانے پیش کئے جبکہ اربوں ڈالرز مالیت کا نقصان اٹھانا پڑا۔

- اب جبکہ فاٹا کے پختونخوا میں انضمام کا قانون پارلیمان سے منظور ہو چکا ہے، ہماری پوری کوشش ہے کہ انضمام کا عمل بلا رکاوٹ مکمل ہو۔
- ہم قبائلی علاقوں میں اختیارات کی گاؤں کی سطح تک منتقلی کیلئے مقامی حکومتوں کے انتخابات 2018 ہی میں منعقد کروائیں گے۔
- ہم وفاقی وسائل میں سے سالانہ 3 فیصد خصوصی طور پر فاٹا کی تعمیر و ترقی کیلئے مختص کریں گے اور عوام کو مکمل طور پر منصوبہ سازی اور عملدرآمد کے دوران ساتھ لیکر چلیں گے۔
- خطے کے قدرتی وسائل سے بھرپور استفادے کیلئے ہم سرمایہ کاری کریں گے اور قبائلی علاقوں میں نوکریاں پیدا کرنے پر محنت کریں گے۔

بلوچستان میں مفاہمت کو فروغ

ہم صوبے میں بڑے پیمانے پر سیاسی مفاہمت کیلئے بلوچستان حکومت کو بااختیار بنائیں گے اور اسکی کاوشوں کی پشت پناہی کریں گے۔ ہم خاص طور پر گوادر سمیت دیگر ترقیاتی منصوبوں میں مقامی آبادی کی شرکت اور سٹیک یقینی بنائیں گے۔

بلوچستان بحثیت ایک صوبہ سرد مہری کا شکار رہا۔ مقامی آبادی ترقیاتی منصوبوں کا حصہ نہیں اور روزگار کے مواقعوں کا ہمیشہ سے فقدان رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں بدترین سماجی و معاشی حالات نے جنم لیا اور انسانی ترقی کی کیفیت دگرگوں ہوئی۔ دیگر صوبوں کی نسبت بلوچستان کے عوام بری طرح غربت کی چکی میں پس رہے ہیں۔

- ہم ناراض بلوچ قیادت سے روابط قائم کریں گے اور نوجوانوں کو سیاسی و اقتصادی طور پر بااختیار بنائیں گے۔
- ہم راہداری منصوبے اور گوادر کی تعمیر و ترقی کے عمل میں مقامی آبادی کی شرکت کی منصوبہ سازی کریں گے اور اسے نافذ کریں گے۔

انتظامی بنیادوں پر جنوبی پنجاب صوبے کے قیام کی راہ ہموار کرنا

وفاق پاکستان کی اکائیوں کے مابین توازن قائم کرنے اور 35 ملین لوگوں کو غربت کی دلدل سے نکالنے کیلئے انظامی بنیادوں پر صوبہ جنوبی پنجاب کے قیام کیلئے قومی اتفاق رائے پیدا کریں گے۔ گزشتہ کئی دہائیوں خصوصاً حالیہ پانچ برس کے دوران جنوبی پنجاب کو بری طرح نظرانداز کیا گیا اور مالی وسائل کا بڑا حصہ وسطی پنجاب میں استعمال کیا گیا۔ ایک علاقے کے طور پر پنجاب کی آبادی کا 32 فیصد جنوبی پنجاب میں بستا ہے اور صوبے کا یہ حصہ انسانی ترقی کے بیشتر اشاریوں میں صوبے کے دیگر حصوں میں کہیں پیچھے ہے۔ ڈی جی خان، بہاولپور اور ملتان ڈویژن میں پھیلی غربت انتہائی زیادہ ہے اور ان ڈویژنز کا شمار ملک کی غریب ترین ڈویژنز میں ہوتا ہے۔

- ہم انتظامی بنیادوں پر جنوبی پنجاب کے صوبے کی تخلیق کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں جو خطے کے عوام اور وفاق پاکستان کی دیگر اکائیوں میں بسنے والے عوام کی امنگوں سے ہم آہنگ ہیں۔
- ہم سیاسی جماعتوں، فریقین اور صوبے اور ملک میں مجموعی سیاسی اتفاقِ رائے کی ہموار کرنے پر محنت کریں گے۔
- اتفاق رائے کے حصول کے بعد ہم جنوبی پنجاب کی تخلیق کیلئے قانونی فریم ورک کی تیاری کیلئے پہلے صوبائی اسمبلی اور پھر پارلیمان کے دونوں ایوانوں سے مطلوبہ قانون سازی کریں گے۔
- ہم نوخیز صوبے میں اداروں کے قیام اور انتظامی ڈھانچے کی تعمیر کیلئے اقتصادی پیکیج کی فراہمی کی راہ بھی ہموار کریں گے۔

کراچی کی اصلاح

ہم عوام کو رہائش، ماس ٹرانزٹ، پانی و نکاسی آب کی سہولیات کی فراہمی اور بڑے پیمانے پر انتظامی اصلاحات کے ذریعے کراچی کو صحیح معنوں میں میگا سٹی میں بدلنے کا بھرپور عزم لئے ہوئے ہیں۔ ہم کراچی کو صحیح معنوں میں پاکستان کا عروس البلاد بنانا چاہتے ہیں۔ کراچی پاکستان کا معاشی انجن ہے تاہم گزشتہ دو دہائیوں سے یہ بدانتظامی اور عدم توجہی کا بدترین شکار ہے۔ آبادی انتہائی بلند ہے یعنی ایک مربع کلومیٹر کے علاقے میں بیس ہزار نفوس بستے ہیں جبکہ انفراسٹرکچر تباہ حال اور فرسودہ ہے۔ کراچی کے ٹرانزٹ کا نظام غیر ترقی یافتہ ہے اور بمبئی کی نسبت جہاں 12 افراد کیلئے ایک نشست ہے یہاں 45 نفوس کیلئے بس کی ایک نشست دستیاب ہے۔ پانی کی شدید قلت ہے اور آبی مافیا کی مناپلی کے باعث روزمرہ کی ضروریات کا محض 55 فیصد پانی ہی دستیاب ہو پاتا ہے۔ نکاسی آب کی سہولیات محض کراچی کی نصف آبادی تک ہی محدود ہیں۔ کراچی کی بدحالی کی بنیادی وجہ اسکے بلدیاتی ادارے ہیں. جن کے پاس مسائل کے حل کیلئے اختیارات ہیں نہ ہی مالی وسائل۔

- ہم کراچی میں جدید سٹی ماڈل متعارف کروائیں گے اور منتخب نمائندوں اور شہری حکومت کو بااختیار بنائیں گے۔
- ہم کراچی کی پولیس کو سیاست سے پاک کریں گے اور انتظام کار کی بہتری کیلئے قابلیت کی بنیاد پر انتظامی نظام قائم کریں گے۔
- ہم نیشنل ایکشن پلان کے نفاذ کی جانب پیشرفت کریں گے اور سندھ رینجرز، سول و مقامی انتظامیہ کی مدد سے لینڈ اور بھتہ مافیا کی سرکوبی کریں گے۔
- ہم اہل کراچی کو پینے کا صاف پانی مہیا کریں گے اور کراچی سے مسائل آب کے خاتمے پر محنت کریں گے۔ ہم ٹینکر اور آبی مافیا کا تعاقب کریں گے اور سرکاری لائینوں پر غیر قانونی نقب لگانے والوں کو گرفت میں لائیں گے اور سمندری پانی کو قابل استعمال بنانے کے پلانٹ کی تنصیب کا بیڑا اٹھائیں گے۔
- ہم کراچی میں نکاسی آب کے مسائل کے حل کی جانب ہنگامی انداز میں پیش قدمی کریں گے اور نجی شعبے اور سماجی وسائل کے بل بوتے پر مسائل کے حل کی تدبیر کی جانب بڑھیں گے۔
- کراچی سے باہر بے گھر غریب افراد کے سروں پر چھت کا سایہ مہیا کرنے کی منصوبہ بندی بھی کریں گے۔
- سرکاری و نجی شعبے کے اشتراک سے کراچی کے ذرائع نقل و حمل کی استعداد کئی گنا تک بڑھائیں گے اور اس کی ہیئت میں انقلابی تبدیلیاں متعارف کروائیں گے۔

گلگت بلتستان کیلئے حمایت واستحکام

پاکستان تحریک انصاف گلگت بلتستان کے عوام کی پاکستان کیساتھ وابستگی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو کہ مثالی اور قربانیوں کی تاریخ سے عبارت ہے۔ہم گلگت بلتستان کے عوام کو سیاسی و معاشی حقوق کی فراہمی یقینی بنائیں گے۔

گلگت بلتستان کو گوناں گوں مسائل کا سامنا ہے جن میں معاشی ترقی کا فقدان، راہدری منصوبے میں محدود شرکت، مرکزیت کی حامل نوکر شاہی اور اور پہلے ہی سے قدرے بے اختیار قانون ساز اسمبلی جیسے مسائل شامل ہیں۔ یہ مسائل گلگت بلتستان کے عوام کیلئے انکی قدرتی اہلیت و قابلیت اور وسائل کے مناسب استحصال کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

- ہم قانون ساز اسمبلی کو خود مختاری دیکر گلگت بلتستان کے عوام کو بااختیار بنائیں گے۔
- ہم سیاحت، معدنیات اور قابل تجدید توانائی میں سرمایہ کاری کے ذریعے خطے میں بڑی معاشی سرگرمی کی راہ ہموار کریں گے۔
- ہم راہداری منصوبے میں مقامی آبادی کی شمولیت کیساتھ گلگت بلتستان کے عوام کو منصوبے سے مستفید ہونے کے ٹھوس مواقع بھی فراہم کریں گے۔

غربت کی چکی میں پستے اضلاع سے مفلسی کے خاتمے کی تحریک کا آغاز

ہم پنجاب، سندھ پختونخوااور بلوچستان کے پسماندہ اور مفلس ترین اضلاع سے غربت میں کمی کی موجودہ کاوشوں کو تقویت دینے کیلئے خصوصی میکانزم تیار کریں گے۔

غربت پاکستان کے وجود میں بری طرح سرایت کر چکی ہے اور ملکی آبادی کا 29.5 فیصد حصہ یا 60 ملین نفوس خط غربت سے نیچے بلک رہے ہیں۔ 0.55 فیصد کے گرد منڈلاتا ہمارا انسانی ترقی کا اشاریہ جنوبی ایشیا میں نچلی ترین سطح پر ہے۔

- ہم غربت کی کمی کے موجودہ پروگرامات میں سرمایہ کاری کے ذریعے مفلس ترین اضلاع کو زیادہ مالیات فراہم کریں گے۔
- ان مفلس اضلاع میں نکاسی آب اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے خصوصی مہم شروع کی جائے گی۔
- ہم ان اضلاع میں انکم سپورٹ پروگرام کے تحت مالی امداد بڑھائیں گے اور صحت انصاف کارڈ مہیا کریں گے۔

اقلیتوں کے آئینی حقوق کا تحفظ

تحریک انصاف اقلیتوں کے سول، سوشل اور مذہبی حقوق کا مکمل تحفظ کرے گی اور آئین کی روح کے مطابق انکی املاک، اداروں اور عبادت خانوں کی حفاظت کرے گی۔

قائد اعظم علیہ الرحمۃ کے فرمودات اور آئین پاکستان کی منشاء کے برعکس ہمیشہ سے ہی اقلیتوں کے حقوق پر آنچ آتی رہی ہے۔ تمام شعبہ ہائے حیات میں اقلیتوں کیساتھ روا رکھی جانے والی تفریق نے تشدد اور اقلیتوں کی ناگفتہ بہہ سماجی و معاشی کیفیت کو جنم دیا ہے۔

- ہم ڈھانچہ جاتی اصلاحات کے ذریعے اقلیتوں کیلئے قانونی طور پر توانا، آزار اور وسائل کا حامل قومی کمیشن تشکیل دیں گے جس کے بعد صوبوں میں بھی کمیشنوں اور شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- ہم انصاف تک اقلیتوں کی مساوی رسائی کا بندوبست کریں گے اور امن عامہ کے حوالے سے اقلیتوں سے کسی قسم کی تفریق برتنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

- ہم نیشنل ایکشن پلان کے تحت اقلیتوں کیخلاف تشدد کو ہوا دینے اور نفرت پھیلانے کی قطعاً اجازت نہیں دیں گے اور ایسا کرنے پر قانون کو حرکت میں لائیں گے۔
- ہم تمام سرکاری شعبوں میں اقلیتوں کیلئے مخصوص کوٹے پر اسکی روح کیمطابق عمل یقینی بنائیں گے۔
- ہم برداشت اور ہم آہنگی کے فروغ کیلئے بین العقائد گفت وشنید کی حوصلہ افزائی کریں گے اور نوجوانوں کی اس میں شرکت کا اہتمام کریں گے۔

صنفی مساوات کا فروغ

ہم تعلیم، صحت، معاشی مواقع اور قانونی تحفظ تک خواتین کی رسائی میں اضافہ یقینی بنانے کیلئے مؤثر منصوبے کے نفاذ کا آغاز کریں گے۔

ورلڈ اکنامک فورم کی نظر میں پاکستان صنفی مساوات کی بدترین کیفیت کے حامل ممالک کی فہرست میں دوسرے نمبر پر ہے۔ خواتین کیلئے تعلیم کے غیر متناسب مواقع، نوکریوں اور ملازمتوں میں خواتین کی نہایت محدود شرکت، زچگی کے دوران بلند شرح اموات اور خواتین کیخلاف پر تشدد رجحانات کی موجودگی اسکی بنیادی وجوہات میں سے چند ہیں۔

- ہم خواتین کے لئے نئے تعلیمی اداروں کی تعمیر اور پہلے سے موجود اداروں کی اپ گریڈیشن پر ترجیحی انداز میں سرگرمی دکھائیں گے اور خواتین اور بچیوں کی تعلیم کے تسلسل کیلئے انہیں وظائف مہیا کریں گے۔
- خواتین کو دوران زچگی معاونت اور خاندانی صحت و منصوبہ بندی سے بہرہ ور کرنے کیلئے قومی سطح پر ماؤں کی صحت کا خصوصی پروگرام شروع کریں گے۔
- ہم خواتین کیلئے معاشی مواقع فراہم کرنے کیلئے:
  - وراثت میں خواتین کا حصہ محفوظ بنانے کیلئے قانونی ڈھانچے کی اصلاح کریں گے اور اسے مضبوط بنائیں گے
  - ریاست کی جانب سے فراہم کئے جانے والے چھوٹے قرضوں میں خواتین کا حصہ بڑھایا جائے گا
  - خواتین کارکنان کیلئے شہری علاقوں میں رہائشی سہولیات کی فراہمی کا انظام کریں گے۔
- ہم نظام انصاف کی بھی اصلاح کریں گے تاکہ:
  - صنفی جرائم کی اطلاع و تفتیش کیلئے تھانوں میں خواتین اہلکاروں اور افسران کی تعیناتیاں ممکن ہوسکیں۔
  - صنفی جرائم کی مناسب تفتیش اور پراسیکیوشن یقینی بنائی جائے
  - خواتین کو تحفظ اور انصاف کی فراہمی کیلئے خصوصی عدالتوں کے قیام کی راہ کھل سکے
  - جنسی زیادتی کے مقدمات کی مناسب تحقیق کے طریقہ کار میں بہتری لائی جاسکے۔
- ہم ملک بھر میں خواتین کے سماجی تحفظ یقینی بنانے کیلئے دارالامان کے نظام میں بہتری لائیں گے اور مزید وسائل صرف کریں گے۔
- انتخابات میں خواتین کی شرکت کی حوصلہ افزائی اور ووٹ کے حق کے استعمال میں انکی معاونت یقینی بنانے کیلئے ملک گیر "خواتین ووٹرز رجسٹریشن" مہم چلائیں گے اور سیاسی طور پر خواتین کو باختیار بنانے کی جانب پیش قدمی کریں گے۔

دیارِ غیر میں بسنے والے پاکستانیوں کی شراکت یقینی بنانا

تحریکِ انصاف دیارِ غیر میں بسنے والے پاکستانیوں کے دلوں میں موجزن جذبہ حب الوطنی سے بخوبی واقف ہے چنانچہ ہم اپنے ان شہریوں تک تمام سہولیات بہم پہنچانے کیلئے انتظامی ڈھانچے میں جدت لائیں گے اور پاکستانی سفارتخانوں کے ذریعے انکی خدمت کا مربوط عمل تیار کریں گے۔

- سمندر پار بسنے والے پاکستانی ہمارا بیش قیمت اثاثہ ہیں جنہیں بطور شہری انکے حقوق سے ہمیشہ محروم رکھا گیا ہے اور پچھلی حکومتوں کی جانب سے غیر مؤثر اور ناقص نظام اور ادنیٰ معیار کے انتظامی ڈھانچے کے ذریعے ملکی معیشت میں انکے کردار کی راہیں مسدود کی گئی ہیں۔
- ہم سب سے پہلے تو اپنے سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دلوائیں گے۔
- ہم سمندر پار پاکستانیوں کیلئے سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کرنے کیلئے مالی ذرائع تخلیق کرنے کا بیڑا اٹھائیں گے۔
- ہم قدرتی آفات کی صورت میں پاکستانی شہریوں کی معاونت اور تحفظ کیلئے پاکستانی سفارتخانوں میں ایمرجنسی ریلیف کی سہولیات مہیا کریں گے۔
- ہم بطور خاص اہتمام کریں گے ملک کے تمام داخلی مقامات پر سمندر پار پاکستانیوں کیساتھ مکمل تعظیم و توقیر کا برتاؤ کیا جائے۔
- ہم کلیدی سفارتخانوں میں ورچوئل انوسٹمنٹ ڈیسکس قائم کریں گے جو مقامی بزنس کونسلز، چیمبر آف کامرس اور کلیدی حکومتی اداروں کیساتھ ملکر کاروباری مواقعوں کیلئے پائپ لائین کی حیثیت کے حامل ہوں گے.
- دیگر شہریوں کیطرح ہم سمندر پار پاکستانیوں کیلئے ٹائٹلنگ کی سہولیات بھی یقینی بنائیں گے۔
- ہم بیرونی قید خانوں میں موجود پاکستانیوں کو قونصلر اور قانونی معاونت فراہم کریں گے۔ ہم ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور ان جیسے دیگر پاکستانی قیدیوں کی وطن واپسی کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

باب چہارم

شراکتی معاشی ترقی

ایف بی آر میں اصلاحات

پی ٹی آئی ایف بی آر میں اصلاحات کرے گی اور مضبوط ٹیکس پالیسی، ٹیکس کے منظم ڈھانچے اور اسے موثر طریقے سے نافذ کر کے ٹیکس کا دائرہ بڑھائے گی۔

پاکستان کا موجودہ ٹیکس اور خام قومی پیداوار کا تناسب، ہمارے بڑھتے ہوئے مالیاتی اخراجات اور پچھلی دہائی میں لئے گئے بھاری قرضوں کی ادائیگی کے لئے ناکافی ہے۔اس کے علاوہ ہماری ٹیکس کی پالیسیاں مستقل طور پر ناقص رہی ہیں جن کے نتیجے میں :

- ٹیکس کا دائرہ کار کم ہوا
- ٹیکس وصولیوں میں غیر متناسب طور پر بلواسطہ ٹیکسوں کی شرح (ساٹھ فیصد) نے آمدن میں عدم مساوات بڑھائی۔

ایف بی آر میں اصلاحات کے لئے ہم مندرجہ ذیل اقدامات کریں گے :

- وزارت خزانہ کی مداخلت کو کم کر کے ایف بی آر کی خود مختاری کو بڑھایا جائے گا جس سے ایف بی آر کی کارکردگی بڑھے گی۔
- بلواسطہ ٹیکسوں کی بجائے براہ راست ٹیکسوں کے نفاذ کی طرف رخ موڑا جائے گا۔
- کاروبار کو نظام میں لانے کے لئے ترغیب دی جائے گی اس طرح قومی خزانے میں ٹیکسوں کے ذریعے بڑی آمدن جمع ہو گی۔
- کاروبار پر ٹیکسوں کو کم کرنے کے لئے پائیدار اقدامات کئے جائیں گے۔
- بڑے اور چھوٹے کاروباروں کے لئے ٹیکس قوانین کو آسان بنایا جائے گا۔
- ٹیکسوں کی ادائیگی کے لئے اخراجات کو کم کرنے کے لئے ٹیکس کی رجسٹریشن کو متعلقہ نظام کے ساتھ مربوط کیا جائے گا۔
- ممکنہ ٹیکس دہندگان کو ٹیکس نیٹ میں لانے کے لئے آڈٹ کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا اور سمارٹ الگورتھم کا استعمال کیا جائے گا۔
- ٹیکس کی ہر عدم ادائیگی پر ایک معیاری نظام کو موثر طریقے سے نافذ کرنے کا نظام وضع کیا جائے گا۔
- قرض نادہنگان کے نام شائع کیا جائیں گے اور بڑے ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔
- ٹیکس نہ دینے کے کلچر کے خلاف سخت کاررائی کی جائے گی۔

ایک کروڑ ملازمتیں پیدا کرنا اور لیبر مارکیٹ کو مضبوط بنانا

پی ٹی آئی لیبر مارکیٹ کو مضبوط بنائے گی اور پانچ سال کے دوران اہم شعبوں میں ایک کروڑ ملازمتیں پیدا کرے گی۔ جن میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار، ہاوسنگ، آئی سی ٹی، صحت، تعلیم، سبز معیشت اور سیاحت شامل ہیں۔

آئین کے آرٹیکل اڑتیس میں لکھا ہے کہ ملک کے دستیاب وسائل میں رہتے ہوئے ریاست مناسب کام اور گزراوقات کے وسائل مہیا کرے گی۔ ملک میں ہر سال تقریبا بیس لاکھ نوجوان مزید لیبر فورس میں شامل ہوتے ہیں جو اگلے پانچ سال میں ایک کروڑ ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کا نوجوان اس ملک کا سب سے بڑا اثاثہ بن سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم نے مناسب اقدامات نہ کئے تو یہ نوجوان ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ بھی بن سکتے ہیں جس کے بہت خطرناک اقتصادی اور سماجی نتائج نکل سکتے ہیں۔

ایک کروڑ ملازمتیں پیدا کرنے کے اور لینبر مارکیٹ کو مضبوط کرنے کے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے ہم درج ذیل اقدامات کریں گے۔

- ایک کروڑ ملازمتیں پیدا کرنے کے لئے نجی شعبہ کی قیادت میں مربوط اقدامات کئے جائیں گے۔

- اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہر شعبہ واضح طور پر ایک کروڑ ملازمتیں پیدا کرنے کے ایجنڈہ کے لئے اقتصادی اقدامات کر کے اپنا کردار ادا کرے۔
- لیبر مارکیٹ کو مضبوط بنانے، تقویت دینے اور مربوط بنانے کے لئے ایک لیبر ایکسچینج قائم کی جائے گی جو سرکاری اور نجی شعبہ کے ساتھ مل کر لوگوں کو ضرورت کے مطابق ہنر مند سے میچ کرے گی.
- ملازمین کو سوشل ویلفیئر نہ دینے والے قانون توڑنے والے بدعنوان عناصر کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔
- کاروبار پر اضافی بوجھ ڈالے بغیر ورکرز کے لئے سوشل ویلفیئر کو یقینی بنایا جائے گا۔
- کام کی جگہوں پر ہراساں اور کم سے کم اجرت نہ دینے والوں کے خلاف قوانین اور قواعد بنائے جائیں گے۔
- جن شعبوں میں لیبر کی مانگ پیدا ہو رہی ہے ان کے لئے اپنی لیبر کو ہنر مند بنانے کے لئے ایک ٹیکنیکل اور ووکیشنل اصلاحات کا پروگرام نافذ کیا جائے گا۔
- عالمی معیار کے اداروں کی شراکت داری سے موجودہ ٹیکنکل تعلیم کے موجودہ اداروں کو اپ گریڈ کیا جائے گا اور نئی ٹیکنیکل تعلیم کی نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔
- انسانی سرمائے اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ میں سرمایہ کاری کرنے والوں کے لئے کاروبار دوست اور سرمایہ کاری فرینڈلی ماحول پیدا کیا جائے گا۔
- اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ اقتصادی اقدامات کے نتیجے میں معاشرے کے سب سے نچلے طبقات جن میں دیہاتی علاقے اور خواتین شامل ہیں کو ملازمت دینے کو یقینی بنایا جائے۔

پچاس لاکھ مکانات تعمیر کرنے کے لئے پالیسی فریم ورک کا نفاذ

پی ٹی آئی کم قیمت پچاس لاکھ مکانات کی تعمیر خود ڈویلپر بن کر کرنے کے بجائے سہولت کار اور معاون کا کردار ادا کرے گی۔ ہم اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ شہری علاقوں میں پندرہ سے بیس لاکھ اور دیہی علاقوں میں تیس سے پینتیس لاکھ مکانات تعمیر ہوں۔

پاکستان میں اس وقت ایک کروڑ دس لاکھ سے ایک کروڑ بیس لاکھ مکانات کی کمی ہے۔ شہری علاقوں میں مکانات کی کمی کا اندازہ چالیس لاکھ اور دیہی علاقوں میں ستر سے اسی لاکھ مکانات کی کمی کا اندازہ لگایا ہے۔ سب سے نچلا طبقہ عموماً بڑی تعداد میں غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی کچی آبادیوں اور جھگیوں میں رہتا ہے، جبکہ کم آمدن والا طبقہ غیر مناسب حالات میں رہتا ہے۔ اس پورے خطے میں پاکستان جی ڈی پی اور مکانات کی تعمیر کے لئے جاری قرضوں کی شرح میں سب سے پیچھے ہے۔ اس کے علاوہ ہاوسنگ کی تعمیر میں شامل صنعتوں کے لئے کوئی ترغیب نہیں دی گئی۔

اپنی ہاوسنگ پالیسی پر عمل درآمد کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کریں گے۔

- کم اور درمیانی آمدن کے طبقات کے لئے مکانات کی تعمیر کے لئے پالیسی فریم ورک کا نفاذ کیا جائے گا۔
- کم آمدن کے مکانات کی تعمیر کی خاطر، طلب اور رسد کے معاملات کو حل کرنے کے لئے مالی اور ریگولیٹری ترغیبات دی جائیں گی۔ اس میں معاون صنعتوں کو بھی ترغیبات ملیں گی۔
- بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی، خصوصی ہاوسنگ فنانس کمپنیوں، ماہرین، اور ایسوسی ایشن آف بلڈرز اینڈ ڈویلپرز آف پاکستان کا کردار بڑھایا جائے گا۔

- مناسب رہائش کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کچی آبادیوں کی بحالی اور نئی آبادکاری کا پروگرام متعارف کرایا جائے گا۔
- ماحول کے معیار پر سمجھوتہ کئے بغیر بلند عمارات کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- گھرانوں کو شرح منافع اور قرضوں کی ادائیگی پر، ٹیکس کی جزوی چھوٹ دی جائے گی۔
- کم آمدن والے مکانات کی تعمیر کرنے والے ڈویلپرز کے لئے سروسز ٹیکس کو معقول بنایا جائے گا۔
- معذور افراد کو مکانات الاٹ کئے جائیں گے۔

پاکستان کو کاروبار دوست ملک بنایا جائے گا

پی ٹی آئی پانچ سال میں پاکستان کو کاروبار کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے والے ممالک کی عالمی بینک کی رینکنگ میں سو بڑی معیشتوں میں شامل کرے گی۔

پاکستان کاروبار کرنے کی سہولیات دینے والے ممالک کی فہرست میں دو ہزار تیرہ کے بعد ایک سو سات نمبر سے نیچے گر کر ایک سو سینتالیسویں نمبر پر آ گیا ہے۔ اس فہرست میں نیچے جانے کی بنیادی وجہ کاروبار شروع کرنے اور کام کرنے کے لئے ضوابط کمزور اور غیر ضروری ضابطے ہیں۔ متعلقہ اداروں میں نااہل منتظمین اور بدعنوان عناصر کی وجہ سے مزید مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

پاکستان کو کاروبار دوست ملک بنانے کے لئے پی ٹی آئی مندرجہ ذیل اقدامات کرے گی:

- کاروبار شروع کرنے کے عمل کو مزید آسان بنانے کے لئے اس عمل کو ڈیجیٹل بنایا جائے گا۔
- اداروں کو پابند بنایا جائے گا کہ وہ کاروبار شروع کرنے کے لئے بنیادی سہولیات کی فراہمی کا ایک وقت مقرر کریں اور ٹیکس کی رقم رکھ کر ٹیکسوں کی ادائیگی کا وقفہ بڑھا دیا جائے گا۔
- باقی بچ جانے والی زمین کا بھی ریکارڈ ڈیجیٹل کیا جائے گا اور زمین کی رجسٹریشن آٹومیٹ کی جائے گی۔
- جائیداد سے متعلق عدالتی احکامات کو ڈیجیٹل کیا جائے گا تاکہ سرمایہ کاروں کو نقصان نہ ہو۔
- صنعتوں کو بجلی اور دوسری بنیادی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- سرکاری شعبہ کے کسٹمز سروس کے معیار اور اس میں شفافیت کو بہتر بنایا جائے گا اور ٹرانزٹ کے اوقات کو کم کیا جائے۔
- لاجسٹکس انفراسٹرکچر خصوصاً ریلویز کارگو اور کنٹینر ٹرمینلز کو بہتر بنایا جائے گا۔
- دستاویزات کی آن لائن فائلنگ کے ذریعے سرخ فیتے کا کلچر کم کیا جائے۔ خصوصاً پرمٹ اور عمومی اجازت ناموں کے لئے وقت کم کیا جائے گا
- کاروباری معاہدوں کے نفاذ کے لئے مخصوص عدالتیں قائم کی جائیں گی۔

مینوفیکچرنگ کی بحالی اور تیز رفتار ترقی کے لئے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے لئے سہولیات

ماضی کی حکومتوں کے برعکس پی ٹی آئی نے ایک صنعتی حکمت عملی دینے کا عزم کیا ہوا ہے جو نہ صرف ترقی اور ملازمتوں کی فراہمی میں کردار ادا کرے بلکہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے اداروں کی حوصلہ افزائی کرے جو معیاری اور ویلیو ایڈڈ برآمدات کر سکیں۔

پاکستان کا مینو فیکچر نگ کا شعبہ خطے میں غیر مسابقتی ہے اور ترقی کے لئے ضروری انفراسٹرکچر اور نئے مواقع تلاش کرنے سے محروم ہے۔ نہ صرف کاروبار کرنا مشکل ہے بلکہ توانائی کی قیمت زیادہ، ٹیکس کی پالیسی تباہ کن، مانیٹری پالیسی غیر موزوں، ٹیکنالوجی فرسودہ، اور انسانی سرمایہ مہارت سے محروم ہے جس کے نتیجے میں پیداوار کم، اختراع ناپید او ترقی کی رفتار کم ہے۔

ہم پاکستان بھر میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے پائلٹ انکیوبیٹر منصوبے شروع کریں گے جو مندرجہ ذیل کام سرانجام دیں گے:

- فنڈنگ تک رسائی بہتر بنائیں گے۔
- اختراع کو فروغ دینے کے لئے جدید ٹیکنالوجی متعارف کرائیں گے۔
- موثر ٹرانسپورٹ اور گوداموں کی سہولت۔
- مشترکہ منصوبوں کے لئے شراکت دار
- لاگت شیئرنگ کے حل
- قانونی اور ریگولیٹری کاموں کے لئے تیکنیکی معاونت
- ہم چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کی ترقی کے لئے دس سالہ منصوبہ شروع کریں گے جس میں کاروبار شروع کرنے کے بعد پہلے تین سال ٹیکس کی چھوٹ اور اگلے سات سال تک ٹیکس میں پچاس فیصد چھوٹ اور پہلے تین سال میں ٹرن اوور پر کم سے کم ٹیکس ختم کر دیا جائے گا اور اگلے دو سال میں ٹیکس پر چھوٹ نصف ہو گی۔
- ہم ایکسپورٹ پراسیسنگ زونز کو آسان پراسیس میں تبدیل کریں گے اور انفراسٹرکچر کو بہتر کریں گے۔
- ہم اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ برآمدی صنعتوں اور ان کی معاون صنعتوں کو زیرو ریٹ بنائیں اور انکم اور سیلز ٹیکس کی جلد واپسی کا نظام وضع کیا جائے۔
- ہم مینو فیکچرنگ کے شعبے کو سہولت دینے کے لئے ان پٹ (مثلاً سینتھیٹک فائبر) پر ٹیرف کم کریں گے۔
- ہم بنیادی صنعتوں کے شعبوں (زراعت، گارمنٹس اور لائٹ انجیرنگ) کو ویلیو ایڈڈ برآمدات کے لئے حوصلہ افزائی کریں گے۔
- ہم خام مال، غیر تیار شدہ اور تیار شدہ اشیا پر مختلف ٹیکس عائد کریں گے تاکہ ویلیو ایڈڈ برآمدات کی طرف بڑھا جا سکے۔

معیشت کے بنیادی اداروں کو بدلنا

پی ٹی آئی سرکاری اداروں کو ویلتھ فنڈ کے قیام، موثر طریقے سے اداروں کو سیاسی اثر و رسوخ سے نکالنے اور اہل و خود مختار قیادت فراہم کر کے بحال کرے گی۔

پاکستان کے سرکاری ادارے مسلسل خسارے میں چل رہے ہیں۔ پاکستان کے دو سو سے زائد ادارے خسارے میں چل رہے ہیں جو مجموعی طور پر سالانہ چھ سو پچاس ارب روپے خسارہ میں جاتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خسارہ پی آئی اے، پاکستان ریلویز اور پاکستان سٹیل جیسے ادارے کر رہے ہیں۔ اداروں کی یہ کارکردگی فرسودہ انفراسٹرکچر، سیاسی قیادت، ناکام پالیسیوں اور نااہل انتظامیہ کی وجہ سے ہے۔

سرکاری اداروں کی بحالی کے لئے ہم مندرجہ ذیل اقدامات کریں گے:

- اداروں کو وزارتوں کے کنٹرول سے نکالیں گے تاکہ انہیں سیاست سے پاک کیا جائے۔ سرکاری اداروں میں کاروباری ماحول بنایا جائے گا اور ان کی ملکیت ملائیشیا کے ادارے خزانہ کی طرز پر قائم کئے جانے والے ویلتھ فنڈ کے حوالے کی جائے گی۔
- ہم سرکاری اداروں کو تبدیل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل منصوبے شروع کریں گے:

- غیر سیاسی بورڈ مقرر کرنا اور انہیں خود مختار بنانا۔
- ان بورڈز کے ساتھ کارکردگی کا معاہدہ کرنا اور کے پی آئیز پر سمجھوتہ کرنا۔
- بورڈز کے ذریعے پیشہ ور ماہرین کو میرٹ پر ان اداروں کا سربراہ مقرر کیا جائے گا۔
- کارکردگی کی بنیاد پر مینجمٹ کو معاوضہ کی ادائیگی۔
- سرکاری اداروں میں سیاسی مداخلت کے مکمل خاتمے کا عزم۔
- ہم اداروں کی بحالی کا وقت مقرر کریں گے اور مینجمنٹ کی کارکردگی کا وقفے وقفے سے جائزہ لیا جاتا رہے گا۔

پاکستان کے توانائی کے مسئلے کا حل

پی ٹی آئی دیہی علاقوں میں بجلی کی فراہمی، ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن کے نقصانات کو کم کرکے گردشی قرضے کی ادائیگی اور اپنی قدرتی وسائل کو بروئے کار لا کر گرین توانائی پیدا کی جائے گی۔

بجلی کی بندش اب بھی عام ہے اور اس کی بنیادی وجہ بجلی کی چوری اور ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن میں لائن لاسز ہیں۔ ان نقصانات کا مجموعی اثر، نظام کی ناکامی، نااہل انتظامیہ اور بجلی چوری سے گردشی قرضہ ایک ٹریلین روپے تک پہنچ چکا ہے جو صارفین پر منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بجلی پیدا کرنے کے لئے توانائی کی درآمد پر انحصار ختم کرنے کی ضروت ہے تاکہ ادائیگیوں کے توازن کو بہتر بنایا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے گرین اور پائیدار متبادل جن میں شمسی توانائی، ونڈ پاور اور ہائیڈرو پاور شامل ہیں کو فروغ دیا جائے۔

پاکستان کی توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے ہم مندرجہ ذیل اقدامات کریں گے:

- کرایہ حاصل کرنے کے ماڈل سے ہٹ کر نظام کو موثر بنانا۔
- گرڈ سے ہٹ کر مقامی سطح پر دیہات کو بجلی کی فراہمی۔
- پاور ایکسچینج کی جانب سفر شروع کرنا تاکہ موثر ٹیکنالوجی کو متعارف کرایا جا سکے۔
- مقامی کوئلے ترجیحا تھر کول کے استعمال کو جاری رکھنا۔
- تیل اور گیس کی تلاش کو دوبارہ شروع کرنا۔
- نیٹ میٹرنگ کے فروغ اور گھروں میں سولر کے استعمال کو بڑھانا۔

سی پیک کو گیم چینجر میں تبدیل کرنے کو یقینی بنانا

ہم اوبور اور سی پیک کے تجارتی انفراسٹرکچر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مقامی وسائل کو استعمال میں لا کر ترقی کی حکمت عملی اپنائیں گے اور اس مقصد کے لئے چین کے ساتھ ٹھوس بنیادوں پر دوطرفہ روابط قائم کریں گے۔

سی پیک نے پاکستان کے لئے اپنی معیشت کو بہتر بنانے اور بحال کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔ اگرچہ سی پیک ابھی ابتدائی مراحل میں ہے لیکن ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ٹھوس اور شفاف بنیادوں پر اس اقتصادی راہداری کو دوطرفہ روابط قائم کرکے مضبوط بنائیں۔ اس وقت

پاکستان، غیر موثر علم اور صلاحیتوں، مقامی کاروباری اداروں کی کم شراکت داری اور چین سے اشیا اور خدمات کی درآمد پر انحصار کی وجہ سے سی پیک سے مکمل طور پر فائدہ نہیں اٹھا رہا۔

- ہم سی پیک کی تکمیل کو یقینی بنائیں گے تاہم منصوبے کی تکمیل کے لئے مقامی شراکت داروں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں۔
- ہم مقامی مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں میں اضافے اور زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے چین کی مہارت سے فائدہ اٹھائیں گے۔
- ہم مقامی سطح پر ویلیو ایڈیشن اور ویلیو ایڈڈ برآمدات کے لئے مشترکہ منصوبوں کے لئے مواقع پیدا کریں گے۔
- ہم پاکستانی مینوفیکچرز کی عالمی چینز میں انضمام کے لئے سہولیات دیں گے۔
- ہم اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ مقامی پاکستانی کاروباری ادارے سی پیک منصوبے کی تکمیل میں مکمل طور پر شامل ہوں۔

فنانس تک شہریوں اور صنعتوں کی رسائی کو بڑھانا

ہم سٹیٹ بینک آف پاکستان کی فنانس کی قومی شمولیت کی حکمت عملی کو بہتر بنائیں گے۔ فنانس تک رسائی کہ بہت زیادہ حد تک بڑھائیں گے، بینکوں کی ڈیپازٹ کی حد کو بڑھائیں گے اور بڑے منصوبوں کو قرضوں کی فراہمی کے لئے انفراسٹرکچر بنک بنائیں گے۔

پاکستان مالیاتی شمولیت میں بہت پیچھے ہے۔ صرف تیئیس فیصد پاکستانیوں کے بینک اکاونٹ ہیں جس کے نتیجے میں باقاعدہ اور مربوط معیشت تک ان کی رسائی بہت کم ہے۔ اس کے علاوہ سٹیٹ بنک کی موثر موجودگی کے باوجود غیر رسمی کریڈٹ بہت زیادہ ہے اور ہماری بینکنگ مصنوعات اور خدمات مالیاتی شمولیت کو بڑھانے کے لئے غیر موثر ہیں۔ نئے فنانشل انسٹرومنٹس کے ذریعے آسان رسائی شہریوں اور کاروباری اداروں کا مطالبہ ہے۔ اس مقصد کو مینیج ایبل رسک کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم غیر یقینی کی وجہ سے رسد کم ہے جس کے باعث خطرات بڑھ جاتے ہیں اور ڈلوری کا نظام غیر موثر ہو جاتا ہے جو آسان رسائی کو روکتا ہے۔

- ہم آسان رسائی کے لئے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی فنانس کی قومی شمولیت کی حکمت عملی کو بہتر بنائیں گے۔
- ہم سٹیٹ بنک آف پاکستان کو ایسی پالیسیاں بنانے کے لئے کہیں گے جس سے بینکوں کی ڈیپازٹ بیس خام قومی پیداوار کا تیس سے پچاس فیصد تک بڑھے تاکہ بچتوں کی حوصلہ افزائی ہو۔
- ہم نقدر قوم کی جگہ ڈیجیٹل فنانشل سروس کی طرف سفر کی حوصلہ افزائی کریں گے۔
- ہم نئے مالیاتی اسٹرومنٹس اور خدمات کی حوصلہ افزائی کے لئے ترغیبات دیں گے۔
- ہم (بھاشا ڈیم جیسے) انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں کو قرضے دینے کے لئے (آئی پی ڈی ایف کی طرز پر) بینک بنائیں گے۔

سیاحت کی صنعت کا فروغ

پی ٹی آئی سیاحت کو فروغ دے گی تاکہ نہ صرف پاکستان کا دنیا میں تاثر بہتر ہو بلکہ یہ صنعت قومی پیداوار میں اپنا کردار ادا کرے۔ پاکستان کی متنوع ثقافت، ورثہ اور قدرتی وسائل کی وجہ سے بلاشبہ پاکستان میں سیاحت کے بہت زیادہ امکانات ہیں۔ تاہم فی الحال مختلف وجوہات جن میں دہشت

گردی کے خلاف جنگ، مارکیٹنگ کا نہ ہونا اور سرکاری و نجی شعبہ کا انفراسٹرکچر اور خدمات کے شعبوں میں سرمایہ کاری نہ کرنے سمیت متعدد وجوہات شامل ہیں کی بنیاد پر ہم ان مواقع سے فائدہ نہیں اٹھا رہے۔

سیاحت کو فروغ دینے کے لیے ہم مندرجہ ذیل اقدامات کریں گے:

- پاکستان کو سیاحت کی عالمی منڈی میں ایشیا کے سربستہ راز کے طور پر متعارف کرایا جائے گا۔
- سیاحت کو شمالی علاقوں سمیت انڈس اور پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے تاریخی صوفی مقامات تک پھیلایا جائے گا۔
- ہر سال چار تاریخی مقامات کو ترقی دی جائے گی اس طرح پانچ سال میں بیس مقامات کو ترقی ملے گی۔
- موضوعاتی سیاحت جس میں ایکو سیاحت اور دیگر ترغیبات شامل ہیں کو فروغ دینے کے لئے نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- تمام سرکاری گیسٹ ہاوس عوام کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔
- فائیو سٹار ہوٹلز سے لے کر ہوسٹلز تک اپنی رہائشی سہولیات کے ڈھانچے اور ٹرانسپورٹ کو بہتر کیا جائے گا۔
- چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی سیاحت میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی تاکہ معیشت کر ترقی ملے اور ملازمتوں کے مواقع پیدا ہوں۔
- سیاحتی ویزا خصوصا گروپوں کو ویزے کے حصول کو آسان بنایا جائے گا اور آمد پر ویزا جاری کرنے کے پروگرام کو تقویت دی جائے گی۔
- سیاحت والے علاقوں میں این او سی کی شرط کا خاتمہ کیا جائے گا (جیسا کہ ملاکنڈ میں ہو چکا ہے)۔
- میزبانی کی صنعت میں ہنرمند افرادی قوت کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ٹی وی ای ٹی کے نصاب اور ادارہ کے قیام کی سپورٹ کی جائے گی۔

علمی بنیاد پر معیشت استوار کرنے کے لئے آئی ٹی میں انقلاب

پی ٹی آئی ملکی معیشت کا سفر علمی بنیادوں پر استوار کرنے کی جانب موڑے گی، متنوع مراکز کی حکمت عملی کے ذریعے آئی ٹی کی برآمدات بڑھائی جائیں گی، ڈیجیٹلائزیشن کو فروغ دیا جائے گا، انفراسٹرکچر کو بہتر بنایا جائے گا۔ انسانی سرمائے کو بہتر بنایا جائے گا، ٹیکس کی پالیسیاں اس صنعت کے معاون بنائی جائیں گی جدت کو ترغیب دی جائے گی اور ادارے بنانے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

آئی سی ٹی کے شعبے میں پاکستان کی برآمدات میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ تاہم پاکستان کی برآمدات اپنے حقیقی جوہر سے بہت کم ہیں۔ اس وقت پاکستان کی آئی ٹی کی برآمدات دو ارب ڈالر ہیں۔ جبکہ آئی سی ٹی کے شعبے میں بھارت کی برآمدات ایک سو چھبیس ارب ڈالر ہیں۔ اس شعبہ میں پاکستان کے پیچھے رہ جانے کی وجہ ایف بی آر کی ناموافق پالیسیاں، انسانی سرمائے کے معیار میں کمی، آئی ٹی انفرسٹر کچر کی عدم دستیابی اور حکومت کی جانب سے جدت اور تعاون کا نہ ہونا ہے۔

- ہم نالج اکانومی اتھارٹی قائم کریں گے جو مختلف سرکاری اداروں پر مشتمل ہو گی تاکہ ڈیجیٹلائزشن کی جانب منقسم آرا کا خاتمہ ہو سکے۔
- ہم ڈیجیٹل ڈھانچے، شہری خدمات اور دوسری ای گورنمنٹ پروگراموں کے لئے ڈیجیٹل ٹرانفارمیشن انیشی ایٹو پروگرام شروع کریں گے۔
- ہم تمام سٹیک ہولڈرز میں ڈیٹا شیئر کرنے کے لئے نیشنل ڈیجیٹل پالیسی بنائیں گے تاکہ پرائیویسی اور سیکورٹی کو یقینی بنایا جا سکے۔

- ہم سرکاری ڈیٹا کو اوپن کرنے اور مشترکہ پلیٹ فارم پر خدمات کی فراہمی کے لئے پالیسی بنائیں گے اور اس پر عمل درآمد کریں گے۔
- ہم اپنے بہترین دماغوں کے لئے نیشنل آوٹ ریچ سکالرشپ پروگرام بنائیں گے اور انہیں بہترین اداروں تک پہنچائیں گے۔
- ہم برآمدات کے فروغ کے لئے بہتر کاروباری ڈویلپمنٹ اور آسان ویزوں کا حصول اپنے سفارت خانوں کے ذریعے عالمی منڈی میں اپنی رسائی بڑھانے کے لئے متعارف کرائیں گے۔
- نئے کاروباری ماڈل بنانے اور ان کو متعارف کرانے کے لئے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے ریگولیٹری اور ٹیکس کی پالیسی بنائی جائے گی۔
- ہم نئے ماحول میں نئے منصوبوں کو فروغ دیں گے اور انہیں وینچر کیپیٹل تک رسائی دیں گے، ٹیکس کی چھوٹ اور سیلز ٹیکس کو مناسب بنایا جائے گا اور کم سے کم ودہولڈنگ ٹیکس عائد کیا جائے گا۔
- ہم کاپی رائٹس اور حقوق ملکیت دانش کے مقدمات کے لئے خصوصی عدالتیں بنائیں گے۔

عالمی تجارت کو مضبوط کریں گے

پی ٹی آئی ہمارے ادائیگیوں کے توازن کو بہتر بنانے، جدت لانے اور برآمدات میں تنوع لانے کے لئے جامع اور مربوط سوچ کے ساتھ موجودہ فرسودہ ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں متعارف کرائے گی۔

پاکستان کی عالمی تجارت بہت کمزور بنیادوں پر کھڑی ہے۔ ملک کی ستر فیصد برآمدات صرف تین قسم کی مصنوعات (ٹیکسٹائل چاول اور چمڑا) پر مشتمل ہیں جبکہ ہمارے درآمدات تیل جیسی مصنوعات ہیں۔ یہ صورتحال ہمارے کرنٹ اکاونٹ خسارے میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور ہمارے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر سخت دباو کا باعث بنتی ہے جس کے نتیجے میں ملکی کرنسی کی قیمت کم ہوتی ہے اور مہنگائی بڑھتی ہے۔ برآمدات کو بڑھانے کے لئے تمام سابقہ پالیسیاں اور اقدامات سرمایہ کاری کا ماحول نہ ہونے اور برآمدات کے لئے ضروری شعبوں پر کنٹرول نہ ہونے کہ وجہ سے ناکام ہوئے۔

- ہم ریونیو، تجارت اور قومی صنعتی پالیسیوں میں ہم آہنگی لائیں گے۔
- ہم اس کو یقینی بنائیں گے کہ روپے کی قدر معیشت کی بنیادوں پر طے ہو۔
- ہم اپنی برآمدات میں تنوع لائیں گے۔
- ہم جی اے ٹی ٹی اور ڈبلیو ٹی او فریم ورک میں رہتے ہوئے اقتصادی سفارت کاری اور ادارہ جاتی مدد کے ذریعے اپنی برآمدات مزید ممالک کو بھیجنے کی کوشش کریں گے۔
- ہم قومی مفاد کے اصولوں کے تحت ایف ٹی ایز اور پی ٹی ایز کا دوبارہ جائزہ لیں گے۔
- ہم اپنی برآمدات میں جدت اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے لئے ماہرین، تحقیقی اداروں اور صنعتوں میں روابط کے فروغ کے لئے ترغیبات دیں گے۔
- علاقائی تجارت کے فروغ کے لئے ہم علاقائی سپلائی چین کے نظام کو قائم کریں گے اور انہیں ترغیبات دیں گے۔

ٹیکسٹائل کے شعبے کو تقویت دی جائے گی اور برآمدات بڑھائی جائیں گی

پی ٹی آئی برآمدات کے فروغ اور عالمی منڈی میں اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنے کے لئے پاکستان کی ٹیکسٹائل کی صنعت کو مسابقتی بنائے گی۔

گزشتہ پانچ سالوں میں پاکستان کی ٹیکسٹائل کی برآمدات مسلسل کم ہوئی ہیں۔ یہ شعبہ فرسودہ ڈھانچے، توانائی کی زائد قیمت، کپاس کی کم پیداوار، ریفنڈز کے نہ ملنے مصنوعی طور پر روپے کی قیمت کو مستحکم رکھنے کی ششں اور انسانی سرمائے کے معیار میں کمی جیسے مسائل کا شکار ہے جس کی وجہ سے ہم خطہ میں مسابقت سے باہر ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں ہمارے ٹیکسٹائل کی برآمدات کم ہوئیں اور عالمی منڈی میں پاکستان اپنا حصہ کھو رہا ہے۔

- ہم ٹیکسٹائل کے شعبہ کے لئے توانائی کی قیمتوں کو خطے کے مطابق مسابقتی بنائیں گے۔
- ہم رکے ہوئے ریفنڈ کو جاری کریں گے اور اس کے بعد میں جاری ہونے والے ریفنڈ آرڈر مذاکرات کے ذریعے طے کئے جائیں گے۔
- ہم پاکستان کی جی پی ایس پلس حیثیت کے لئے خصوصاً یورپی یونین میں اپنے سفارت خانوں کے ذریعے دوسرے ریگولیٹری اداروں کی مدد سے لابی کریں گے۔
- ہم بہتر ان پٹ اور تحقیق کے ذریعے کپاس کی پیداوار بڑھائیں گے اور کسانوں کو مناسب قیمت کی کپاس کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- ہم مصنوعات کی ٹیسٹنگ کے لئے عالمی سطح پر تسلیم شدہ اداروں کی لیبارٹریز قائم کریں گے تاکہ مصنوعات کا معیار بہتر ہو۔
- ہم ٹیکسٹائل کی مشنری کی مقامی طور پر تیاری کی حوصلہ افزائی کریں گے اور پلانٹ اپ گریڈ کرنے کے لئے ترغیبات دیں گے۔
- ہم اس بیمار صنعت کو تقویت دیں گے اور اس امر کو یقینی بنائیں گے کہ اس کی تمام ان پٹس پاکستان میں مقامی طور پر تیار ہوں تاکہ یہ صنعت اقتصادی طور پر منافع بخش ہو۔

باب پنجم

زرعی شعبے کی ترقی اور ذخیرہ آب

زراعت کے حوالے سے پاکستان کی صلاحیت سے استفادہ

تحریک انصاف زراعت کو کسان کے لئے منافع بخش بنائے گی اور پیداوار میں کئی گنا اضافہ کرے گی۔ ہم سبسڈی کے موجودہ پروگرامز میں بہتری لائیں گے، پیداواری لاگت کم کریں گے، زرعی منڈیوں کی اصلاح کریں گے، سرمائے تک کسانوں کی رسائی بڑھائیں گے۔ اور برامدات میں اضافے کے لئے ویلیوایڈیشن میکانائزیشن کے لئے سہولیات کی فراہمی کا بیڑا اٹھائیں گے۔

زراعت بلاشبہ پاکستانی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ ملک میں موجود محنت کشوں کا 45 فیصد روزگار کے لئے اس شعبے پر منحصر ہے۔ برے پالیسی فیصلوں اور ناقص عملدرامد کے باعث اس شعبے میں ترقی کی شرح تنزلی کا شکار رہی ہے۔ کاشتکاری کی لاگت میں مسلسل اضافہ ہورہاہے۔ ناقص روایات سے ہمارے قدرتی ذخائر سکڑ رہے ہیں، ماحولیاتی تغیر ہمارے ایکو سسٹم پر مہلک اثرات مرتب کر رہاہے، زرعی پیداوار کی ویلیوایڈیشن کمزور ہے اور زرعی برامدات کا حجم حقیقی صلاحیت سے کئی گنا کم ہے۔ اگر زرعی شعبے کو نظرانداز کرنے کا سلسلہ ترک نہ کیا گیا تو اس سے پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار کو شدید دھچکہ پہنچے گا، چھوٹے کسانوں کی بدحالی یقینی ہوجائے گی اور پورا شعبہ تہہ وبالا ہوجائے گا۔

ہم زراعت کو منافع بخش بنانے کے لئے زرعی ترسیلات (کھاد، بیج، ادویات وغیرہ) سستی کریں گے کیونکہ منافع کمانے کے لئے اجناس کی قیمت میں اضافے کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی جو کہ مہنگائی کے طوفان کو جنم دیں گی تاہم ایک وقت کے لئے قیمتوں کے تعین کی نوبت آسکتی ہے۔ تاہم قیمتوں میں کمی کے لئے ہم

- سبسڈی کے موجودہ پروگرام میں بہتری لائیں گے اور نئے پروگرام متعارف کروائیں گے
- واپسی کی آسان شرائط کے ساتھ قرضوں تک کسانوں کی رسائی میں اضافہ کریں گے
- پیداوار بڑھانے کے لئے سرمایہ کاری کی لاگت میں حصہ ڈالیں گے۔
- ہم زرعی منڈیوں کو وسعت دیں گے اور کسانوں کو معقول دام مہیا کرنے کے لئے شفاف اور تیز تر مارکیٹ کلیئرنگ میکانزم وضع کریں گے۔
- ہم موجودہ ذخائر (گودام) کو وسعت دیں گے اور نئے ذخائر کی تعمیر کے ساتھ نجی شعبے کے اشتراک سے ملک بھر میں کلیدی مقامات پر فصلوں کی درجہ بندی کا نظام وضع کریں گے۔
- ہم کاروباری حوالے سے چند اہم بیجوں کے علاوہ بیجوں کی منڈی کو ڈی ریگولیٹ کردیں گے۔
- زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے ہم زرعی مشینری پر درامدی ڈیوٹی میں کمی لائیں گے۔
- ہم پانی کی بچت، از سر نو پیدا ہونے والی فصلوں کی کاشت، جڑی بوٹیوں پر موثر انداز میں قابو پانے اور منڈی کے تقاضوں سے ہم آہنگ فصلوں کی پیداوار کے لئے کسانوں کو سہولیات فراہم کریں گے۔
- ہم موجودہ منڈیوں میں توسیع کے ساتھ نئی منڈیاں قائم کریں گے اور زراعت میں جدت کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے نامیاتی کاشت، مقامی صنعت کاروں کے لئے لاگت کا بوجھ کم کرنے اور سستی ترسیلات کی فراہمی کے لئے چھوٹے پیمانے پر پراسسنگ اور بیش قیمت اجناس کی برامد کی حوصلہ افزائی کریں گے۔
- ہم گوداموں کی رسیدوں پر قرضوں کی دستیابی کی راہیں کھولیں گے اور نجی بینکوں کو واپسی کی آسان شرائط پر کسانوں کے لئے قرضے فراہم کرنے کے لئے نجی بینکوں کی حوصلہ افزائی کریں گے۔
- زراعت میں تحقیق کو تقویت دینے کے لئے ہم ریسرچ ایمرجنسی لگائیں گے اور دیگر ممالک سے سائینسی تعاون کی مہم چلائیں گے۔
- کسانوں کو کاشت کاری کے حوالے سے تکنیکی معاونت فراہم کرنے کے لئے ہم ایگری ایکسٹینشن پروگرام کی اصلاح و توسیع کریں گے۔

لائیوسٹاک کے شعبے میں بہتری

تحریک انصاف لائیوسٹاک کے شعبے میں نمایاں بہتری لائے گی اور پاکستان کو دودھ اور دودھ سے حاصل ہونے والی مصنوعات میں خودکفیل بنائے گی۔اس کے ساتھ ہم ملکی استعمال اور برامد کرنے کے لئے گوشت کی پیداوار میں اضافہ کریں گے اور اس ضمن میں چھوٹے لائیوسٹاک فارمرز کو فایدہ پہنچانا ہمارا بنیادی ہدف ہوگا۔

پاکستان میں لائیوسٹاک کی پیداوار ہمیشہ کم رہی ہے تاہم اس کے باوجود ہم اپنی ملکی ضروریات کے لئے گوشت پیدا کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔چونکہ ہم صفائی کے بین الاقوامی معیار پر پورا نہیں اترتے اس لئے ہماری برامدات کو ہمیشہ سے کمی کا سامنا رہا ہے۔برامدات میں اضافے کے مواقع تو ایک طرف، بڑھتی ہوئی آمدن اور پھیلتے ہوئے متوسط طبقے کے باعث ملکی سطح پر گوشت کی ضروریات پورا کرنے میں ہمیں مشکلات کا سامنا ہے۔پاکستان میں زیادہ تر جانور چھوٹے کسانوں کی زیر ملکیت ہیں جس کی وجہ سے تجارتی سطح پر ان کی پیداوار میں اضافہ قدرے مشکل ہے چناچہ جانوروں کی پیداوار میں نمایاں اضافے کے لئے تولیدی اقدامات کے ذریعے ریاست کی مداخلت انتہائی ناگزیر ہے۔

- جانوروں میں افزائش بڑھانے کے لئے ہم ریسرچ کی حوصلہ افزائی کریں گے اور جینیات میں بہتری کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔
- ہم اعلی صلاحیتوں کے حامل مخصوص مویشیوں کے علاقے کی شناخت کریں گے۔
- ہم غذائیت سے نمٹنے کے لئے کوالٹی فیڈ فراہم کریں گے اور کسان کے منافع میں اضافہ کریں گے۔
- درامد اور مقامی سطح پر پیداوار کے ذریعے حفاظتی ٹیکہ جات کی دستیابی بڑھائی جائے گی اور جانوروں کو حفاظتی ٹیکے لگانے کے نیٹ ورک میں توسیع کی جائے گی۔
- ہم ذبح خانوں کا معیار بلند کریں گے اور موثر مشینری کے استعمال کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ رسد کے معیار میں بہتری یقینی بنائیں گے۔
- اعلی معیار یقینی بنانے کے لئے ہم دودھ اور گوشت کے معیارات میں بہتری لائیں گے۔
- برامدات میں اضافے کے لئے ہم پراسسنگ کے شعبے میں سہولتیں دیں گے اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کریں گے۔
- ہم بیرونی خریدار سے آف ٹیک اگریمنٹس کریں گے تاکہ اضافی پیداوار کے لئے خریداروں (مارکیٹ کے انتظام کا بندوبست کیا جاسکے)۔
- مقامی سطح پر کمیونٹی بائیو گیس پلانٹس کی تعمیر اور دودھ جمع کرنے اور ٹھنڈا کرنے کے نظام کی تعمیر پر چھوٹے کسانوں کو منظم سرمایہ کاروں اور اور پروڈیوسرز کو سہولتیں مہیا کریں گے۔
- بیماریوں پر قابو پانے اور قابلیت اور استعداد بڑھانے کے لئے ڈزیز مینیجمنٹ پلان وضع کیا جائے گا۔

پاکستان میں قلت آب کا حل اور ڈیموں کی تعمیر

پاکستان تحریک انصاف پانی کے انتظام کو بہتر بنانے اور پانی کا ضیاع روکنے کے لئے فوری طور پر ڈیم تعمیر کرے گی اور پانی کے بحران کے حل کے لئے اقدامات اٹھائے گی۔ہم مطلوبہ ڈھانچے کی تعمیر کا عمل تیز کریں گے اور تمام صوبوں کے لئے اپنے منصوبہ آب اور قومی واٹر پالیسی کا نفاذ یقینی بنائے گی۔

پاکستان کے بارے میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ 2025 تک اس کا شمار پانی کی شدید ترین قلت کے ممالک میں ہوگا۔یہ روز بروز بڑھتا ہوا بحران پانی کے بچاو کی ناکافی کوششوں اور خراب انتظام کا شاخسانہ ہے۔پاکستانی معیشت میں پانی پر انحصار دنیا بھر کے ممالک میں سب سے زیادہ ہے اور

علاقائی تنازعات اور موسمی تغیر و تبدل کے خطرات کے علاوہ بڑھتی ہوئی آبادی شہروں کی آبادکاری اور پانی کے زراعت میں ضیاع کی وجہ سے صورتحال بگڑتی جائے گی۔ لہذا پانی کے بحران کا حل بلاشبہ ہماری اولین ترجیح ہے۔

- ہم وزارت پانی کو مضبوط بنائیں گے اور دیگر اداروں کے ساتھ ایسا پلیٹ فارم مہیا کریں گے جہاں تمام سٹیک ہولڈرز کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- ہم ہر صوبے کے لیے پانی کے بڑے منصوبے اور قومی واٹر پالیسی کے نفاذ کو بہتر اور یقینی بنائیں گے۔
- ہم عوامی آگہی کے لیے پانی کے بچاو کی ضرورت اور پانی کے غلط استعمال جیسی مہم کا آغاز کریں گے۔
- ہم عوامی نجی شراکت داریوں کے لیے مواقع پیدا کریں گے تاکہ قومی واٹر پالیسی کے نفاذ کے عمل میں تیزی لائی جاسکے۔
- ہم تمام فورمز پر پانی سے متعلقہ معاہدوں کے مسائل کا نہ صرف پیچھا کریں گے بلکہ حل بھی نکالیں گے۔
- ہم نہ صرف دیامیر بھاشا ڈیم تعمیر کریں گے بلکہ دیگر ڈیموں کی تعمیر کے لیے فزیبلیٹی سٹڈیز پر کام تیز کریں گے۔
- ہم پانی کی مقامی ضرورت اور بچاو کے لیے پورے پاکستان میں چھوٹے ڈیمز تعمیر کریں گے۔
- ہم ایسے تمام اقدامات خصوصاً آئی سی ٹی کی فعال مداخلت کے ذریعے دیہی اور شہری علاقوں میں پانی کے انتظام میں بہتری لائیں گے۔
- ہم غیر منافع بخش پانی کی پیداوار کم کریں گے اور پانی کی چوری کے خلاف کاروائی کریں گے اور پانی کے ذخائر کی ری چارجنگ کے لیے اقدامات کریں گے۔
- ہم زراعت کے بہترین اور جدید طریقوں کے ذریعے پانی کا ضیاع روکیں گے اور جدید طریقوں کے زریعے کاشتکاری کی نگرانی کریں گے۔
- ہم دیہاتوں اور شہروں میں اپنے بارشی پانی کو محفوظ کرنے کی صلاحیت میں تیزی سے اضافہ کریں گے۔

ماہی گیری کی صنعت کی بحالی

تحریک انصاف موثر نگرانی کے ذریعے مچھلی کے ذخیرے میں اضافے، جدید طریقوں کو اپنانے کی حوصلہ افزائی اور انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کے ذریعے ماہی گیری کی صنعت کو پائدار حد تک فروغ دے گی۔

پاکستان میں سمندری مچھلی کے ذخائر میں کمی خطرناک حد تک گرچکی ہے اور خراب طریقہ کار، استحصال میں نہایت کمی اور ساحلی پٹی پر حکومت کی کمزور عملداری اس کی بنیادی وجوہات ہیں۔ گذشتہ حکومتوں کی لاپرواہی نے ماہی گیری کی صنعت کو اس کی حقیقی برامدی صلاحیت سے محروم رکھا ہے۔ تقریباً دس لاکھ لوگ پاکستان میں ماہی گیری کی صنعت سے منسلک ہیں۔ چنانچہ صنعت کے بچاو کے لئے ہمیں مچھلی کے سکڑتے وسائل کو پائدار حد تک بہتر بنانے کی انتہائی ضرورت ہے۔

- ہم ساحلی پٹی کے ساتھ محفوظ علاقوں کو ایک فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد کریں گے۔
- ہم فش فارمنگ کی حوصلہ افزائی کریں گے اور کاروبار میں پائدار ترقی کے لئے آلات پر ٹیکسوں کی شرح میں کمی لائیں گے۔
- ہم آبی زراعت کے فروغ کے لئے زراعت کے لئے غیر موزوں زمین کو "تلاپیہ" فارمنگ میں استعمال کریں گے۔
- نقصانات میں کمی اور صارفین کے لئے مصنوعات کے معیار میں بہتری کے لئے سمندر سے ساحل اور فارم سے گودام تک کولڈ چین ڈیولپمنٹ کی حوصلہ افزائی کریں گے۔
- ہم سال کے مختلف حصوں میں مچھلی کی بعض اقسام کے شکار پر پابندی عائد کریں گے تاکہ مچھلی افزائش میں مدد مل سکے۔

- ہم شکار شدہ مچھلی کو جال کی جسامت کا معیار قائم کر کے ماہی گیری کی اجازت دیں گے تا کہ چھوٹی مچھلیوں کو گرفت میں آنے سے بچایا جا سکے اور خطرات میں گھری سمندری حیات کو محفوظ بنایا جا سکے۔
- مچھلی کے ذخائر کو پائیدار سطح تک پہنچانے تک ماہی گیری کے نئے لائسنسوں پر مکمل پابندی عائد کریں گے۔
- خام مال کا معیار برقرار رکھنے کے طریقہ کار کو اپنائے بغیر خوراکی مچھلی تیار کرنے کے کارخانوں کے قیام کو لائسنس کا اجراء ترک کریں گے اور مچھلی کی برامد پر پابندی عائد کریں گے۔

باب ششم

سماجی خدمات میں انقلاب

صحت سب کے لیے

پی ٹی آئی صحت کی یکساں سہولیات کو یقینی بنائے گی اور ابتدائی دیکھ بھال پر توجہ کو بڑھاتے ہوئے صحت سہولیات کو اپ گریڈ کرے گی.

پاکستان کو بیماریوں کو دہرے دباؤ کا سامنا ہے۔ بڑھتے ہوئے وبائی امراض جیسے تپ دق، ہیپاٹائٹس اور اسہال اور غیر وبائی امراض جیسے ذیابیطس، امراض قلب وغیرہ، مزید براں صحت کی غیر مناسب سہولیات کے باعث پاکستان میں زچگی کے دوران ہر ایک لاکھ میں سے 170 خواتین دم توڑ جاتی ہیں جبکہ ہر ایک ہزار نوزائیدہ بچوں میں سے 86 بچے ان ہی سہولیات کے فقدان کے باعث موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اور اموات کی شرح خطے کے دیگر ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ ناکارہ اور کمزور زچہ بچہ سہولیات کی وجہ سے مسائل میں شدت آگئی ہے۔ خاص طور پر دور دراز علاقوں میں سہولیات کا فقدان ہے مثال کے طور پر بلوچستان میں 26 فیصد بنیادی مراکز صحت میں زیادہ تر آسامیاں خالی ہیں، ان مراکز میں ڈاکٹرز بھی نہیں، سٹاف ہمیشہ موجود نہیں ہوتا اور ادویات بھی ہمیشہ دستیاب نہیں ہوتیں۔

- تحریک انصاف شہریوں بالخصوص غرباء کو صحت کی معیاری سہولیات فراہم کرنے کے لئے صحت انصاف کارڈ پروگرام کو پورے پاکستان میں پھیلائے گی.
- تحریک انصاف اس بات کو یقینی بنائے گی کہ شہریوں کو خدمات اور سہولیات کے ایک مقررہ پیکیج تک رسائی ہو اور ایسے متعدد پالیسیاں تشکیل دے کر یقینی بنایا جائے۔ جیسا کہ غریب شہریوں کیلئے پبلک نشورنس اور ملازمین کے لئے مینڈیٹری انشورنس۔
- پی ٹی آئی لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے سائز کو دوگنا کرے گی تاکہ ہر خاتون کو لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کی سہولیات کے مکمل پیکیج تک رسائی مل سکے جس میں خاندانی منصوبہ بندی، دوران حمل نومولود بچوں کی دیکھ بھال شامل ہے اور ایسا لیڈی ہیلتھ ورکز کی مناسب تربیت اور ان کے سروس سٹرکچر کی بہتری سے ہی ممکن ہے۔
- تحریک انصاف چھوتی امراض جیسا کہ ہیپاٹائٹس، تپ دق اور ایچ آئی وی کی تشخیص، ان کی روک تھام اور ان کے علاج معالجے کے لئے سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائے گی۔
- پی ٹی آئی تمام صوبوں خصوصاً بلوچستان اور سندھ میں ویکسی نیشن کے دائرہ کار کو دوگنا کرنے کی کوشش کرے گی۔
- تحریک انصاف بنیادی سہولیات سٹاف اور ایمبولینس سروس سے لیس 24 گھنٹے کام کرنے والے بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت کی تعداد کو بڑھائے گی۔ اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہر گاؤں کو یہ سہولت 10 کلو میٹر دائرے کے اندر میسر آسکے۔
- پی ٹی آئی دور دراز علاقوں میں واقع بنیادی مراکز صحت کی جانب ڈاکٹروں، لیڈی ہیلتھ ورکرز اور نرسز کو راغب کرنے کے لئے ان کی مراعات میں خاطر خواہ اضافے کا پروگرام شروع کرے گی۔
- تحریک انصاف ملک بھر میں نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کیلئے تربیتی ادارے قائم کرے گی۔
- لیڈی ہیلتھ ورکرز اور بنیادی مراکز صحت کے ذریعے بچوں کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف توجہ مرکوز کی جائے گی۔
- اور مریض کی ابتدائی نگہداشت سے دوسرے اور تیسرے درجے کے علاج کے لئے منتقلی کے نظام کو مستعد کیا جائے گا۔
- مناسب طبّی آلات، ماہر ڈاکٹروں اور ادویات کی فراہمی سے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں سروس ڈیلوری کے نظام کو بہتر بنائیں گے۔
- تحریک انصاف پاکستان کے شہروں میں ہسپتالوں کی تعمیر کرے گی
- عوامی صحت کی سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے صحت کے شعبے میں پرائیویٹ سیکٹر کی شمولیت اور شراکت داری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

- تحریک انصاف خود مختار پیشہ ورانہ بورڈوں کے زیر انتظام ہسپتالوں کو کرے گی.
- بنیادی مراکز صحت میں ریفرل سسٹم میں سرمایہ کاری کے ذریعے مریض کو مکمل ڈیٹا کو یقینی بنایا جائے گا.
- پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو بروئے کار لاتے ہوئے پبلک ہیلتھ کیئر سسٹم کی صلاحیت میں جدت لائی جائے گی اور نئے مراکز کا قیام عمل میں لائیں گے۔
- تحریک انصاف ذہنی صحت کی پالیسی بنائے گی اور بہتر سروس اور تحقیق کے ذریعے ذہنی صحت کے مسائل کو حل کرے گی.

تعلیم کے میدان میں تبدیلی

تحریک انصاف پاکستان کی تاریخ کا انتہائی بلند نظر تعلیمی ایجنڈا پیش کرے گی ،بنیادی اور ثانوی تعلیم بشمول پیشہ وارانہ خصوصی اور مذہبی تعلیم میں اصلاحات کو فروغ دیا جائے گا۔

شعبہ تعلیم جب سے صوبائی سطح پر منتقل ہوا ہے تب سے اس اہم ترین شعبے میں برابری کے حساس معاملے پر قومی اتفاق رائے سے گریز کیا جاتا رہا۔ گزشتہ بارہ برس کے دوران پاکستان کے قومی نصاب تعلیم پر نہ ہی نظر ثانی ہوئی ہے اور نہ ہی اس کو جدید بنانے کی طرف کوئی توجہ دی گئی ہے۔ ذریعہ تعلیم اور تدریس میں زبان کے انتخاب پر بھی آج تک قومی اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ ہمارا تعلیمی بجٹ جی ڈی پی کے تجویز کردہ چار فیصد سے بہت کم ہے اور ناقص تعلیمی منصوبہ بندی کے باعث طلب اور رسد میں نمایاں فرق آچکا ہے۔ پاکستان میں تقریباً ساڑے 22 ملین بچے تعلیم حاصل نہیں کر پاتے اور جن کو سکول تک رسائی ہے وہ اپنی عمر اور گریڈ کے لحاظ سے تعلیمی میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ سرکاری سکول کا نظام وسائل کی کمی کا شکار ہے اور اس نظام کی راہ میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں۔ اعلیٰ تعلیمی سطح پر تحقیق کا حجم اور معیار محدود ہے اور یونیورسٹی انتظامیہ مستقل سیاسی دباؤ رہتا ہے۔

- ہیومن کیپٹل ڈویلپمنٹ کے لئے قومی وزارت یا کمیشن تشکیل دیا جائے گا جس کا کام تعلیم کے مختلف شعبوں میں ملکی اور غیر ملکی افرادی قوت کی کمی یا زیادتی اور ضروریات کا جائزہ لینا ہوگا۔ لیبر مارکیٹ کے رائج طریقوں اور ضروریات کے مطابق نصاب کا سالانہ جائزہ لیا جائے گا۔ ہر سال نیشنل ہیومن ڈویلپمنٹ سٹریٹجی تشکیل دی جائے گی جس کا مقصد پیشہ وارانہ یا تکنیکی تعلیم کے نئے شعبوں کے لئے رسد کی تجویز کرنا ہوگا۔
- تعلیمی معیارات کیلئے قومی کمیشن بنایا جائے گا جو چھے ماہ کے اندر "کم از کم معیارات" کی نظر ثانی شدہ فہرست جاری کرے گا اور یہ ہی کمیشن تکنیکی مشاورت اور قومی مذاکرات میں رہنمائی بھی دے گا۔ اس قومی کمیشن کے ذمہ تعلیم کی ہر سطح پر زبانوں کی تدریس سے متعلق پالیسی کی منظوری دینا بھی شامل ہوگا۔
- کم فیس والے نجی سکولوں کو واؤچرز اور کمیونٹیز میں طلباء کو پڑھانے کے لئے تعلیم یافتہ نوجوان طبقے کی کریڈٹ تک رسائی کے ذریعے ترقی پذیر دنیا کا سب سے بڑا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ منصوبہ شروع کیا جائے گا۔
- دور دراز علاقوں میں تعلیم تک رسائی کے لئے نوجوان کاروباری طبقے کیلئے ایجوکیشن فنڈ قائم کیا جائے گا جس کا مقصد ٹیکنالوجی اور کمیونیکیشن پر مبنی سولوشنز تیار کرنا ہوگا۔
- سہولیات کی فراہمی اور بچوں کو دوستانہ ماحول مہیا کرنے کے لئے سرکاری سکولوں میں کم از کم معیارات کو مقرر کیا جائے گا۔

- ملکی سطح پر خواندگی پروگرام شروع کیا جائے جسکے تحت پچاس ہزار نوجوان رضاکاروں کو یونیورسٹی میں مفت تعلیم کے بدلے تعلیم دینے کا پروگرام شروع کیا جائے گا۔
- پبلک سیکٹر میں قابل اساتذہ کو چزکولانے کے لئے پروگرام شروع کریں گے۔
- بڑے پیمانے پر ٹیچر سرٹیفکیٹس پروگرام شروع کیا جائے گا۔
- ملک کے جن علاقوں میں شرح خواندگی زیادہ ہے وہاں ہر سال لڑکیوں کے سکولوں کو سکینڈری کی سطح پر اپ گریڈ کیا جائے گا اور سیکنڈری طلباء کے لئے ملک بھر میں ریڈیو، ٹیلی ویژن اور آن لائن سیلف سرفنگ پروگرام شروع کئے جائیں گے۔
- تعلیم کی راہ میں حائل رکاوٹ کو ختم کرنے کے لئے سکول جانے والی طالبات کو وظیفہ دیا جائے گا۔
- نیشنل سٹیئرنگ کمیٹی قائم کی جائے گی جو امتحانی بورڈز بنائے گی پھر یکساں مرکزی امتحانی سکیم تشکیل دی جائے گی اور پی سا میں شرکت کریں گے۔
- ایک ایسی حکمت عملی کا اجراء کیا جائے گا جس کے تحت طلباء کو ٹیچر ٹریننگ، مقابلے کی فضا اور نصابی سرگرمیوں میں شرکت میسر آئے گی۔ اس حکمت عملی کا مقصد تعلیمی قابلیت اور سٹیم مضامین یعنی سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور میتھ کو سیکھنے کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔
- کم از کم دس تکنیکی یونیورسٹیوں کی تعمیر کریں گے۔
- تیسرے درجے کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لئے انٹرنیشنل ڈسٹینس لرننگ کے مواقع پیدا کئے جائیں گے، سرکاری وظاءف مہیا کئے جائینگے اور انٹرنیشنل یونیورسٹیز میں تعلیم کیلئے قومی بندوبستی فنڈ بھی قائم کیا جائے گا۔
- انٹرنیشنل یونیورسٹیز سے گریجویٹ ہونے والے پاکستانیوں کو مختلف مراعات کے ذریعے اس جانب راغب کیا جائے گا کہ وہ مقامی یونیورسٹیز میں پڑھائیں اور تحقیق کے عمل کی نگرانی کریں۔
- اس کیلئے طلباء کو غیر ملکی وظائف دیئے جائیں گے اور ان کو مقامی یونیورسٹیز میں خدمات دینے کی پیشکش کریں گے۔
- یونیورسٹیز میں وائس چانسلرز اور سینئر ایڈمنسٹریشن کی تعیناتی کیلئے طریقہ کار کو آزادانہ اور شفاف کیا جائے گا اور اس کو یقینی بنانے کے لئے سیاسی اثر ورسوخ کا خاتمہ کرینگے۔
- لازمی کورسز جیسا کہ ابلاغ، ریزننگ یعنی بحث واستدلال، آئی ٹی اور سوشل سائنسز کو باقاعدہ یونیورسٹیز کے نصاب کا حصہ بنایا جائے گا۔
- صوبائی سطح پر باڈیز کو تعاون فراہم کرنے ان کی نگرانی اور منصوبہ بندی کیلئے نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ کونسل کو ایک بہترین ادارے میں تبدیل کرینگے۔
- سکلز ڈویلپمنٹ فنڈز اور بورڈز آف ٹیکنیکل ایجوکیشن جیسے صوبائی اداروں کے رول یا کردار کو زیادہ کارگر بنائیں گے اور ناکارہ اداروں کو ختم کر دیا جائے گا۔
- پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ معاہدوں کے تحت خوصی مہارت اور اعلیٰ تربیت کیلئے غیر ملکی ٹیکنیکل یونیورسٹیز کو ساتھ لے کر چلیں گے۔
- سیکنڈری طلباء کو متعلقہ اور اعلیٰ معیار کی سکلز میں تعلیم دینے کے لئے ووکیشنل ٹریننگ پروگرام کو وسعت دینگے اور مقامی صنعتوں اور غیر ملکی حکومتوں کے ساتھ معاہدہ کرینگے کہ وہ پاکستان کے ووکیشنل اور ٹیکنیکل گریجوایٹس کو ملازمتیں دیں۔
- پاکستان بھر کے دینی مدارس کو ان کے مکمل ڈیٹا اور فنڈنگ سمیت رجسٹر کیا جائے گا اور مدارس کے نصاب میں ریاضی اور دیگر دنیاوی علوم کو بھی شامل کیا جائے گا۔

نوجوانوں کی صلاحیت میں اضافہ

تحریک انصاف نوجوانوں کو اپنی پالیسی کے ذریعے تین بنیادی سہولیات فراہم کرے گی جن میں تعلیم، روزگار اور رابطہ شامل ہے۔ ہم ایسی پالیسی بنائیں گے جس کے نتیجے میں ہم تعلیم یافتہ اور تجربہ کار نوجوانوں کا ایک ایسا گروہ تیار کر سکیں جسے پاکستان کو عظیم قوم بنانے جیسے عظیم ہدف کے حصول میں کھپایا جا سکے۔

پاکستان نوجوانوں اپنی آبادی کے 63 فیصد حصے کی 25 سال سے کم عمری کی شکل میں نوجوانوں کے ایک بڑے ذخیرے کا حامل ہے۔ ان میں سے 43 فیصد وہ ہیں جن کی عمریں 15 سے 24 برس کے دوران ہیں تاہم آبادی کے اس حصے کو ناقص تعلیم اور تربیت کا سامنا ہے۔ یونیسکو انسٹی ٹیوٹ فار سٹیٹسٹکس کے 2016 کے اندازے کے مطابق پاکستانی نوجوانوں کا 25 فیصد حصہ مکمل طور پر ان پڑھ اور کسی قسم کی ووکیشنل یا تکنیکی ہنر سے عاری ہے۔

- ہم ووکیشنل ٹریننگ اور ہنر مندی سکھانے کے موجودہ پروگراموں کے حجم میں دوگنا اضافہ کریں گے۔
- ہم قابل پاکستانی نوجوانوں کے لئے بیرون ممالک روزگار کی فراہمی کے لئے وزارت خارجہ میں خصوصی رابطہ آفس قائم کریں گے۔
- دیہات کی سطح پر نوجوانوں کے لئے سرگرمیوں کے فروغ کی خاطر بلدیاتی اداروں میں منتخب ہونے والے نوجوان اراکین کو تربیت فراہم کریں گے اور ان کو اختیارات سونپنے کے عمل پر سرمایہ کاری کریں گے۔
- قومی اور صوبائی ترقی کے لئے نوجوانوں کو چھوٹی گرانٹس کی فراہمی کے لئے یوتھ ان پالیٹکس اینڈ کمیونٹی چیلنج فنڈ قائم کیا جائے گا اور سماج کے مسائل کے حل میں نوجوانوں کے کردار کی راہ ہموار کی جائے گی۔
- ہم یوتھ پارلیمنٹ کا احیاء کریں گے اور ایسے پروگرام رائج کریں گے جس میں نوجوان اراکین پارلیمان کے ساتھ بطور تحقیق کار یا ملازم تربیت حاصل کر سکیں۔

سماجی حفاظت

غریب خاندانوں کے لئے صحت انصاف کارڈ کا پورے پاکستان میں اجراء کیا جائے گا اور معذور افراد کے لئے خصوصی امدادی پروگرام شروع کیا جائے گا۔ غریب ترین طبقے کے لئے بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کو نہ صرف جاری رکھا جائے گا بلکہ ابتدائی سماجی تحفظ کے نظام کے تحت اس کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔

پاکستان اپنے عوام کے سماجی تحفظ پر صرف اعشاریہ پانچ چار فیصد خرچ کر رہا ہے جبکہ جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک سماجی تحفظ پر جی ڈی پی کا ایک فیصد خرچ کرتے ہیں اس لحاظ سے پاکستان دیگر ممالک کی نسبت نصف فیصد خرچ کر رہا ہے۔ نتیجتاً پاکستان کا ہیومن ڈویلپمنٹ انڈیکس صرف اعشاریہ پانچ پانچ فیصد ہے جو بنگلہ دیش کے اعشاریہ پانچ سات فیصد سے بھی کم اور جنوبی ایشیا میں سب سے کم ہے۔ پاکستان کی 19.5 فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے اور یہ چیز اس بات کی ترجمانی کرتی ہے کہ 6 کروڑ افراد اور 80 لاکھ گھرانوں میں سے ہر بالغ 3 ہزار 30 روپے سے بھی کم ہر مہینے خرچ کرتا ہے جو انتہائی کم ہے۔ گزشتہ 10 برس کے دوران بینظیر انکم سپورٹ پروگرام بڑی پیشرفت ہے تاہم بیت المال اور زکوۃ و عشر جیسے ادارے مسلسل ناقص کارکردگی دکھا رہے ہیں۔

- بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سے مستفید ہونے والوں کے لئے صحت انصاف کارڈ کا اجراء قومی سطح پر مرحلہ وار کیا جائے گا۔
- غریب ترین طبقے کے لئے بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کو نہ صرف جاری رکھا جائے گا بلکہ ابتدائی سماجی تحفظ کے نظام کے تحت اس کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔
- صوبوں کے لئے خصوصی ترقیاتی پیکجز اور غربت سے متاثرہ اضلاع کے لئے خصوصی اقتصادی پیکجز مہیا کئے جائینگے جس کا بنیادی مقصد بنیادی انفراسٹرکچر، تعلیم، صحت کے نظام، پینے کے صاف پانی اور غذائی ضروریات کو پورا کرنا ہو گا۔
- دیگر موجودہ سماجی تحفظ کے چار پروگرام، ورکرز ویلفیئر فنڈ ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹیٹیوشن زکوۃ فنڈ اور پاکستان بیت المال کی کارکردگی اور استعداد کو مزید بہتر کیا جائے گے۔

صنفی برابری کو فروغ دینا

تعلیم، ہیلتھ کیئر، اقتصادی مواقع اور قانونی تحفظ تک خواتین کی رسائی کو بڑھانے کے لئے کئی اقدامات عمل میں لائے جائینگے۔

صنفی برابری کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا دوسرا بدترین ملک ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم کے مطابق خواتین کو مردوں کی نسبت تعلیم اور ملازمتوں کے غیر متناسب مواقع میسر ہیں۔ مزید براں خواتین کو زچگی کے دوران اموات کی اضافی شرح اور بڑھتے ہوئے گھریلو تشدد جیسے مسائل کا بھی سامنا ہے۔

- تحریک انصاف لڑکیوں کے سکولوں کے قیام اور ان کی اپ گریڈیشن کو اولین ترجیح دے گی اور لڑکیوں اور خواتین کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے وظائف بھی مقرر کیے جائینگے۔
- خواتین کو خاندان کی صحت اور منصوبہ بندی اور پیدائش کے حوالے سے شعور دینے کے لئے بڑے پیمانے پر زچہ صحت پروگرام شروع کیا جائے گا۔
- خواتین کو اقتصادی مواقع فراہم کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جائینگے۔ 1۔ زمین اور جائیداد میں وراثتی حقوق کے تحفظ کے لئے قانونی ڈھانچے کو مضبوط کیا جائے گا۔ 2۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ریاست کی طرف سے مہیا کردہ سرمائے میں خواتین کو نمایاں حصہ دیا جائے۔ 3۔ شہری علاقوں میں ملازمت پیشہ خواتین کیلئے رہائشی اور دیکھ بھال کے مراکز بنائے جائینگے۔
- خواتین کیلئے نظام انصاف میں درج ذیل اصلاحات کی جائینگی۔ 1۔ شکایات کی رپورٹنگ اور تفتیش کیلئے پولیس سٹیشنز میں خواتین افسروں کی نمائندگی کو بڑھایا جائے گا۔ 2۔ خواتین کیخلاف تشدد کی روک تھام کیلئے تفتیشی اور قانونی عمل کو بہتر بنایا جائے گا۔ 3۔ خواتین پر تشدد کے مقدمات سننے کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کی جائینگی جس کے تحت متاثرہ خواتین کو اضافی تحفظ ملے گا اور ان کا مسلہ جلد حل ہو گا۔ 4۔ جنسی تشدد کے کیسز میں فرانزک اور تفتیشی عمل کو زیادہ بہتر کیا جائے گا۔
- دارالامان کی گنجائش اور وسائل میں اضافہ کرینگے۔
- مقامی حکومتوں اور پبلک باڈیز کے بورڈز میں خواتین کو نمایاں کوٹہ دے کر عوامی سطح پر ان کی شمولیت بڑھائی جائے گی۔

پینے کا صاف پانی

پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت دیہی آبادیوں اور شہر کی کچی آبادیوں میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس لگا کر پینے کے صاف پانی کی رسد بڑھائی جائے گی۔

- پاکستان کی صرف 36 فیصد آبادی کو پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پانی میں پائے جانے والے جراثیم کے باعث اسہال کی بیماری پھیلتی ہے اور ہر سال کم پانچ سال سے کم عمر اتنالیس بچے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔
- پانی اور صحت وصفائی کے نظام پر تحریک انصاف قومی سطح پر اخراجات میں اضافہ کریگی۔
- فوری طور پر کراچی میں صاف پانی کیلئے مہم کا آغاز کیا جائے گا جس کے تحت گھرانوں کے لئے مختلف جگہوں پر پانی کو صاف کرنے کے پلانٹس نصب کئے جائیں گے۔ طویل المدتی اقدامات کے تحت کراچی واٹر اینڈ سینی ٹیشن بورڈ کے ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے، پانی کی فروخت کے فریم ورک کو بہتر کرنے اور پائپ لائنز سے پانی کی چوری کے خاتمے کے لئے جامع اصلاحات کی جائیں گی۔
- اقتدار ملنے کے ایک سال کے اندر کراچی ک طرح ملک کے دیگر بڑے اور اہم شہروں لاہور، اسلام آباد، پشاور اور کوئٹہ میں ایسے ہی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔
- پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ماڈل کے تحت بلدیاتی حکومتوں کو فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے تعاون اور وسائل دونوں دیئے جائیں گے۔
- اسی طرح پینے کے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے اور طلب کو پورا کرنے کے حوالے سے عوامی شعور کی مہم کا آغاز کرینگے۔

ماحولیاتی تبدیلیاں اور گرین گروتھ ایجنڈا

تحریک انصاف ماحولیاتی تبدیلیوں سے ہونے والے نقصانات اور اس کے باعث مستقبل پر منڈلاتے خطرات سے بخوبی آگاہ ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں پر قابو پانے کے لئے ہم اپنے گرین گروتھ ایجنڈے کے تحت اقدامات کریں گے اور پاکستان کو مزید سرسبز بنائیں گے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں سے موافقت پیدا کرنے کے لئے طویل المدتی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے، ہمیں اداروں کو مضبوط کرنا ہے۔ اگلے پانچ برس کے دوران دس ارب درخت لگانے ہیں اور اپنے ڈیزاسٹر ریلیف مینجمنٹ اور رسک ریڈکشن پروگرام کو زیادہ بہتر کرنا ہوگا۔

پاکستان ماحولیاتی تبدیلیوں سے بری طرح متاثر ہونے والے ممالک کی فہرست میں ساتویں نمبر پر ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کا منفی اثر بدلتے ہوئے اور غیر متوقع موسم سے نمایاں ہو جاتا ہے، بڑھتے درجہ حرارت، سیلاب، قحط اور غیر متوقع بارشیں جیسا کہ ماحولیاتی تبدیلی پاکستان کو سالانہ چھ سے چودہ ارب امریکی ڈالر تک نقصان پہنچا رہی ہے جبکہ ہم محض عالمی گرین ہاؤس گیسز کے اعشاریہ دو فیصد اخراج کے ذمہ دار ہیں جو دنیا بھر میں کم ترین شرح ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں خسارہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ مستقبل میں پاکستان میں گرین ہاؤسز کے گیسز کے اخراج میں اضافہ بھی ہوگا کیونکہ ہمارے پاس کاربن کے اخراج سے نمٹنے کے لئے کوئی ٹھوس حکمت عملی موجود ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی ٹھوس اقدامات کئے گئے

ہیں۔مزید براں موسمیاتی اطلاعی نظام اور علاقائی بجٹنگ کو بہتر کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے تاکہ ماحولیاتی تبدیلیوں کو پانی، زراعت اور شہری علاقوں پر اثرانداز ہونے سے روکا جاسکے۔ یہ اب ضروری ہوچکا ہے کہ ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹا جائے اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے اس خطرے کو الٹ دیا جائے یا کم از کم سطح پر لایا جائے کیونکہ پاکستان کی صورتحال بڑھتی ہوئی معیشت کے باعث زیادہ بدترین ہوجائے گی اور ہمارے پاس اس حوالے سے کوئی حکمت عملی بھی موجود نہیں۔

- ہم اس کو یقینی بنائیں گے کہ پاکستان بحیثیت قوم ماحولیاتی خطرے کو کم کرنے کی ذمہ داری لے اور ماحولیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرکے اپنے شہریوں، فطری صلاحیت اور سرمایہ کاری کا تحفظ کرے۔
- تحریک انصاف کی حکومت کلائمیٹ چینج کے اثرات سے نمٹنے کے لئے اقدامات کرے گی اور منظم اور کراس سیکٹورل گرین گروتھ ایجنڈہ کے تحت ماحول کی بہتری کیلئے کام کرے گی کیونکہ وقتی اقدامات اور محض ایک وزارت قائم کرکے ان ماحولیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔
- وزیراعظم سیل کی زیر نگرانی گرین گروتھ ٹاسک فورس قائم کی جائے گی جو گرین گروتھ ایجنڈہ پر قانون سازی اور اس پر عملدرآمد کام کا آغاز کرے گی۔
- پلاسٹک کے استعمال میں کمی، کچرے اور فضلا سے متعلق عدم برداشت کی پالیسی اور ماحول سے متعلق تعلیم دینے کے لئے آرڈنس کو نافذ کیا جائے گا۔
- پورے پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے موجودہ اور ممکنہ منفی اثرات سے نمٹنے کے لئے طریقہ کار اور اقدامات پر مبنی متعلقہ پالیسی اصلاحات کو یقینی بنایا جائے گا۔
- ملک کی گرین اکانومی کو بڑھانے، گرین جابز کے مواقع پیدا کرنے اور پرائیویٹ سیکٹر کی شرکت بڑھانے کیلئے تحریک انصاف کی حکومت اقتصادی ترقیاتی اقدامات کو فروغ دے گی۔
- ماحولیاتی تبدیلی کے خاتمے کو کم کرنے والے اداروں کی مالی طور پر مزید مستحکم کریں گے۔
- توانائی کی پیداوار کو کلین انرجی کی جانب لایا جائے گا اور عالمی سطح پر گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں پاکستان کے حصے کو کم سے کم کیا جائے گا۔
- توانائی کی بچت کے لئے ایکشن پلان مرتب کیا جائے گا، توانائی کی طلب کی سطح پر انرجی ایفی شیفٹ اقدامات کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور توانائی کی رسد کی سطح پر ٹرانسمیشن لاسز کو کم کیا جائے گا۔
- اپنے ملکی مفادات کا تحفظ کرنے کیلئے ماحولیاتی تبدیلیوں پر اقوام متحدہ اور دیگر متعلقہ کثیر الجہتی فورمز کے تحت ہونے والے اجلاسوں اور مذاکرات میں اپنی سفارتی اور تکنیکی نمائندگی بڑھائیں گے۔
- ملکی سطح پر منتخب علاقوں میں پانچ سال کے دوران دس ارب درخت لگائے جائیں گے اور اس عمل میں ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔
- ڈیزاسٹر مینجمنٹ بالخصوص قدرتی آفات آنے کی صورت میں اپنی صلاحیت اور قابلیت کو بڑھائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ کسی بھی سانحہ کے امکنات کو کم کرنے کی کوشش بھی کی جائے گی۔
- شہری علاقوں میں فضا اور پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے اقدامات پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔

- ہم سالانہ قومی ایکو بجٹ پیش کریں گے اور اپنے معاشی فیصلوں میں ماحول کی لاگت شامل کریں گے۔

خصوصی افراد کے لیئے ہمدرد پاکستان کا قیام

خصوصی افراد کی معاشرے میں شمولیت کے لیئے ضروری وسائل اور انفراسٹرکچر فراہم کریں گے اور حقوق کی بنیاد پر برتاؤ کریں گے۔

ایک اندازے کے مطابق پاکستانی کی ابادی کا دس فیصد معذور افراد پر مشتمل ہے۔ اس کے باوجود ان معذور افراد کی بحالی اور معاشرے میں ان کی شمولیت پر نہایت محدود وسائل صرف کیئے جاتے ہیں۔ پاکستان ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں آبادی اور جسمانی معالجین کی نسبت دنیا بھر میں سب سے کم ہے جس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اس شعبے کو کس حد تک نظرانداز کیا گیا۔ معذور افراد کے لیئے مختص دو فیصد کوٹہ بھی صحیح معنوں میں نافذ نہیں ہوتا۔ حد تو یہ ہے کہ پاکستان معذوروں کے حقوق کے حوالے سے اقوام متحدہ کے جس کنونشن کا فریق ہے اسے بھی مکمل طور پر نظرانداز کر رہا ہے اور مردم شماری میں معذور افراد کے حوالے سے اہم معلومات شامل نہیں کی جاتیں۔

- ہم باقائدگی سے سرویز کریں گے اور معذور افراد کی مشکلات جانچنے اور ان کی معاونت کے لیئے قابل عمل معلومات مہیا کریں گے۔
- مختلف نوعیت کی معذوریوں کے شکار شہریوں کی سہولت کے لیئے انہیں خصوصی شناختی کارڈ اور معذوری سرٹیفیکیٹس جاری کریں گے۔
- تمام حکومتی محکموں میں معذوروں کے لیئے مختص دو فیصد کوٹے پر مکمل عملدرامد یقینی بنائیں گے۔
- معذور افراد کی آمدن میں اضافے کے لیئے نجی شعبے کے اشتراک سے انہیں تربیت، مہارت اور مالی وسائل آراستہ کریں گے۔
- ہم صوبائی سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس پر خصوصی سرمایہ کاری کریں گے اور ان کے انفراسٹرکچر، انسانی وسائل اور مطلوبہ ٹیکنالوجیز کو بہتر بنائیں گے
- ۔معمولی معذوری کے شکار افراد کو قومی سطح کے اداروں میں لانے کے لیئے اقدامات کریں گے اور ان سے معذوری کا بوجھ کم کرنے کی کوشش کریں گے۔
- ہم ہیلتھ ورکرز اور میڈیکل سٹاف کے ذریعے معذوری کے شکار بچوں کے ابتدائی سطح پر معائینے کی حوصلہ افزائی کریں گے۔
- صوبائی اور وفاقی وسائل کے ذریعے معذور افراد کو امدادی سامان (سمعی و بصری آلات اور وہیل چیئرز) وغیرہ کی فراہمی یقینی بنائیں گے
- ہم صوبائی اور قومی سطح پر معذور افراد کے لیئے کھیلوں کے خصوصی مقابلے منعقد کریں گے اور بین الاقوامی کھیلوں میں اپنے معذور کھلاڑیوں کی شرکت کے لیئے مواقع پیدا کریں گے۔
- ضلعی سطح پر مختلف قسم کی معذوریوں کے شکار افراد کے علاج معالجے اور تشخیص کے لیئے جدید آلات سے مزین خصوصی مراکز قائم کیئے جائیں گے۔

آبادی میں اضافے کے چیلنج کا مقابلہ

ملکی وسائل سے بوجھ کم کرنے، بچوں اور ماؤں کی صحت وافزائش بہتر بنانے اور خاندان کی سطح پر خوشحالی لانے کے لیئے آبادی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی شرح کم کرنے کے لیئے خصوصی محنت کریں گے۔

اگر آبادی اسی تناسب سے بڑھتی رہی تو پاکستان کے معاشی وقدرتی وسائل پر شدید دباؤ کا اندیشہ ہے۔ پاکستان میں آبادی میں اضافے کی شرح 2.4 فیصد جبکہ زچگی سے گریز کی شرح خطے میں 35 فیصد کی کم ترین سطح پر ہے۔

- بنیادی مراکز صحت، لیڈی ہیلتھ ورکرز اور کمیونٹی مڈوائیوز کے ذریعے بہبود آبادی کے لیئے اقدامات اٹھائے جائیں گے اور تمام شادی شدہ خواتین کے لیئے مانع حمل سامان کی دستیابی یقینی بنائیں گے۔
- پیدائش میں وقفے کے لیئے تمام مکاتب فکر کے علماء کے ساتھ اتفاق رائے پیدا کیا جائے گا اور نچلی ترین سطح تک ان کی تشہیر کی جائے گی۔
- قومی خاندانی منصوبہ بندی پروگرام کا احیاء کیا جائے گا اور سماجی رویوں میں تبدیلی کے لیئے قومی ٹیلیویژن اور دیگر ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا جائے گا۔
- بہبود آبادی اور صحت کی وزارتوں کے مابین مربوط تعاون کا ماحول قائم کیا جائے گا اور حاملہ خواتین اور نئے شادی شدہ جوڑوں کی تربیت کے لیئے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

کھیلوں، آرٹس اور کلچر کا فروغ

کھلاڑیوں اور فنکاروں کو مقامی اور بین الاقوامی سطح کے ایکسپوژر کے ساتھ کھیلوں اور کلچر کو ریاست کی سرپرستی فراہم کریں گے۔

کرکٹ کے علاوہ کھیلوں کو حکومت کی جانب سے مسلسل نظرانداز کیا جاتا رہا۔ 2016 کے اولمپکس میں پاکستان سے صرف 7 نمائندوں نے شرکت کی جن میں سے کوئی بھی حقیقی طور پر کوالیفائی نہ کرسکا اور ان کو ریو اولمپکس کی جانب سے وائلڈ کارڈ انٹریز دی گئیں۔ اس کا مطلب ہے کہ بیس کروڑ کی آبادی والے ملک میں سے 27 ملین لوگوں میں سے ایک ایتھلیٹ پیدا ہو رہا ہے جو کہ انتہائی مایوس کن کارکردگی ہے۔ مجموعی طور پر یہ نچلی ترین سطح پر کھیلوں میں مساوی سرمایہ کاری نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ثقافتی اور فنی ورثہ کی حامل قوم میں گنتی کے چند ہی فنکار پائے جاتے ہیں اور ریاستی سرپرستی میں کوئی ادبی یا فلمی فیسٹیول منعقد نہیں ہوتا۔ دیگر ممالک کے برعکس پاکستان نے اپنے وسائل و قابلیت کا مناسب استعمال نہیں کیا اور پاکستان کو اقوام عالم میں اجاگر کرنے کے لیئے اس قابلیت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔

- ہم ضلعی سطح پر کمیونٹی سینٹر وائم کریں گے جن میں نمائشیں، روڈ شوز، ادبی تقریبات منعقد کی جاسکیں گی۔
- 1۔ تحصیل کی سطح پر کھیلوں کے میدان فراہم کریں گے۔ 2۔ قومی اور صوبائی سطح کے کھلاڑیوں کی تربیت کے لئے ڈویژن کی سطح پر جمنازیم تعمیر کریں گے۔ 3۔ صوبائی سطح پر قومی اور بین الاقوامی معیار کی کیٹی گری۔اے کے سپورٹس کمپلکسز تعمیر کریں گے۔
- ہم بین الاضلاعی، بین الڈویژن، صوبائی اور قومی سطح پر نوجوانوں کے لئے کھیلوں کے مقابلے منعقد کریں گے۔

- ہم بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی ساکھ بہتر بنانے اور شہریوں کو جدید تجربات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے مقامی اور بین الاقوامی نجی شراکتی اداروں سے شراکت داری کے ذریعے ایکسپوز، نمائشوں، ادبی میلوں اور آرٹ و کلچرل شوز کے انعقاد کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔
- ہم بیرونی جامعات میں پاکستان کے تصور میں بہتری کے لئے سکالر شپس اور فیلو شپس قائم کریں گے۔
- ہم پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کے احیاء کے لئے اقدامات اٹھائیں گے اور مقامی فنکاروں کو بین القوامی تجربے کا حامل بنانے کے لئے انٹر نیشنل آرٹس کونسلز کے اشتراک سے کلچرل ایکس چینج کے حوالے سے شراکت کریں گے۔
- ہم دفتر خارجہ کے ذریعے اقوام عالم میں پاکستان کے نرم تصور کو اجاگر کرنے کے لئے ثقافتی سفارتکاری کے ذریعے بھرپور مہم جوئی کریں گے۔

باب ہفتم

پاکستان کی قومی

سلامتی کا تحفظ

بیرونی پہلو

پاکستان کے کلیدی مفادات درج ذیل ہیں:

- جغرافیائی سالمیت وخود مختاری
- سماجی و معاشی ترقی
- تنازعہ کشمیر کا حل

دنیا بھر میں بسنے والے پاکستانیوں کا تحفظان مفادات

تحریک انصاف کی خارجہ پالیسی مندرجہ ذیل نقاط پر مشتمل ہو گی:

ادارہ جاتی ڈھانچے کی اصلاح:

ادارہ جاتی دھانچے میں توسیع اور جدت: وقت کے ساتھ وزارت خارجہ کی کارکردگی زوال پذیر ہوئی ہے کیونکہ وزارتی ڈھانچہ تیزی سے بدلتے عالمی ماحول کے تقاضے پورے کرنے میں ناکام رہا ہے۔ وزارت خارجہ میں بیرونی حالات سے نمٹنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیئے چار بنیادی ادارہ جاتی لوازمات متعارف کروائے جائیں گے اور خارجہ پالیسی کے کامیاب نفاذ کے لیئے مزید موثر پالیسیاں مرتب کی جائیں گی.

اول: مجموعی طور پر کی جانے والی سول سروس ریفارمز کے جزو کے طور پر ایک زیادہ مضبوط، موثر، فعال اور خصوصی صلاحیت کی حامل فارن سروس تشکیل دی جائے گی۔ ہماری وزارت خارجہ کو بیرونی دنیا میں پاکستان کے مفادات کی ترویج پر ہی توجہ مرکوز کرنے کے ساتھ بیرون مملک بسنے والے پاکستانی شہریوں کا تحفظ بھی یقینی بنانا ہو گا۔ اس ضمن بیرون ملک بسنے والے پاکستانی شہریوں، خصوصاان افراد کو جو دیگر ممالک کے قید خانوں میں مقید ہیں، کے لیئے تیز اور ذمہ دار قونصلر سروسز کی فراہمی تحریک انصاف کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔

دوم: وزارت خارجہ میں بین الاقوامی قانون کے حوالے سے مناسب شعبے کی عدم موجودگی ایک بڑا خلا ہے۔ جس کے ہماری خارجہ پالیسی پر نہایت منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جب بین الاقوامی قانون نہ صرف کثیر الجہتی سفارتکاری بلکہ دوطرفہ تعلقات میں بھی (معاہدوں اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کے بڑھتے ہوئے فریم ورک کے ذریعے) مرکزی حیثیت اختیار کرتا جارہا ہے، ہم کثیر الجہتی فورمز پر اس کا ایک کلیدی کردار دیکھ رہے ہیں۔

سوم: موثر سفارتکاری کا تقاضا ہے کہ ہمارے سفارتخانوں میں ہونے والی سفارتی سرگرمیوں کے تمام پہلو جیسا کہ پریس کو ہمارے سفیروں اور وزارت خارجہ کے اختیار میں لانے کے لیئے قدرے زیادہ مرکزی اور مربوط تنظیمی فریم ورک کی تشکیل۔ چناچہ بیرونی تشہیر جو کہ ابتدائی طور پر وزارت خارجہ کا حصہ تھی، پر براہ راست کام کیا جائے اور اسے حتمی طور پر دوبارہ وزارت سے بھی منسلک کیا جائے۔

چہارم: معقول فیصلہ سازی کے لیئے کلیدی فریقوں اور وزارتوں سے خارجہ پالیسی سے متعلق رائے/معلومات کے تبادلے کے لیئے وزیراعظم کے دفتر میں پالیسی کوارڈینیشن سیل قائم کیا جائے گا۔ خارجہ پالیسی کو متوازی سرکاری راستوں پر نہیں چلایا جاسکتا۔

پالیسی:

پاکستان جغرافیائی اعتبار سے اہم ترین مقام پر واقع ہے تاہم ہم اپنے محل و قوع کا فائدہ اٹھانے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وقت کے ساتھ ہم نے اپنے اس جغرافیائی محل و قوع کو ایک کمزوری میں بدل دیا ہے اور ماورائے علاقہ قوتوں کو اس کے استحصال کی اجازت دی ہے۔ اس ضمن میں روش کی تبدیلی خارجہ پالیسی کا کلیدی ہدف ہونا چاہیئے۔

خارجہ پالیسی کے حوالے سے تحریک انصاف کے رہنما اصولوں میں باہمی مفادات، دوطرفہ معاملات اور بین الاقوامی روایات کی پاسداری شامل ہے اور دوطرفہ اور کثیر الجہتی سطح پر پاکستان کے تعلقات کو انہی اصولوں پر استوار کیا جائے گا۔ ہم پاکستان کے مفادات اور ترجیحات پر مبنی پالیسیوں کے آغاز کا ارادہ کیئے ہوئے ہیں اور مشرقی اور مغربی ہمسائیوں سے تعلقات بہتر بنانے کے لیئے تنازعات کے حل کا عزم رکھتے ہیں۔

اس میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کی روشنی میں تنازعہ کشمیر کے حل کی منصوبہ بندی پر کام کا آغاز شامل ہے۔ خطے میں پائیدار امن خصوصاً ہمارے پڑوسی بھارت سے تعلقات میں بہتری کے لیئے تنازعات کے حل اور تعاون کی جانب پیش قدمی نہایت مناسب ہے۔

"دوطرفہ تعلقات کے باب میں تحریک انصاف چین اور خطے میں موجود دیگر اتحادیوں جن میں روس کے ساتھ تعاون کے ابھرتے ہوئے مواقع شامل ہیں، کے ساتھ سٹریٹیجک شراکت داری میں توسیع کے لیئے اقدامات اُٹھائے گی۔ دوطرفہ کردار اور مفادات کا باہم اشتراک جیسے عوامل امریکہ کے ساتھ ہمارے تعلقات کی بنیاد بنیں گے۔

"مجموعی طور پر علاقائی اور عالمی سطح پر دوطرفہ اور کثیر الجہتی سرگرمیوں میں توسیع پاکستان کی اہم ضرورت ہے۔ علاقائی حالات اور بدلتی ہوئی بین الاقوامی صورتحال کے پیش نظر پرانے اتحادیوں اور روایتی دوستوں سے تعلقات صرف کافی نہیں.

آج کے نئے ماحول میں تحریک انصاف اپنی پالیسی کے کلیدی ہدف کے طور پر علاقائی اور عالمی سطح پر پاکستان کی مطابقت قائم رکھنے بلکہ اسے بڑھانے پر خصوصی محنت کرے گی اور یورپی یونین اور اقوام متحدہ جیسے اہم کثیر الجہتی فورمز کے ذریعے کثیر الجہتی سفارتکاری پر مزید فعال انداز میں اپنی توجہ مرکوز کرے گی۔ خلیجی ریاستوں کے مابین تنازعات کے حل میں پاکستان کو مکمل غیر جانبداری مظاہرہ کرتے ہوئے پُل کا کردار ادا کرنا چاہیئے۔

اقوام متحدہ پاکستان کو کثیر الجہتی سفارتکاری میں فعال کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ہمیں دہشت گردی، جوہری عدم پھیلاؤ اور قیام امن کی عالمی کوششوں جیسے اہم ایشوز پر اپنے کردار میں توسیع کرنی چاہیئے۔"ہمیں مشرقی ایشیا اور دنیا کے دیگر حصوں جیسا کہ لاطینی امریکہ اور افریقی ممالک کی جانب بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے

تحریک انصاف غیر ملکی سرمایہ کاری اور تجارت کے ذریعے ملکی معیشت کے احیاء کے لئے سیاسی۔ اقتصادی سفارتکاری کو ترجیحا بروئے کار لائے گی۔ وزارت خارجہ اور وزارت تجارت کو اس حوالے سے روڈمیپ کی فوری تیاری کا کام سونپا جائے گا۔ خارجہ پالیسی کے تمام پہلوؤں سے متعلق وزارت خارجہ اور دیگر تمام وزارتوں کے مابین موثر روابط بھی بنیادی حیثیت کے حامل ہیں.

پارلیمانی نظام اور عوام کے منتخب نمائندوں کی آواز کو تقویت دینے کے لیئے تحریک انصاف آئین میں ترمیم کرے گی جس کے ذریعے مباحثے کے بعد عالمی معاہدوں کی توثیق کا اختیار پارلیمان کو سونپا جائے گا۔

اندرونی پہلو:

ادارہ جاتی ڈھانچے کی اصلاح:

اندرونی سلامتی سے جڑے معاملات سے موثر انداز مین نمٹنے کے لیئے ادارہ جاتی فریم ورک وقت کی اہم ضرورت ہے اور نیشنل سیکیورٹی آرگنائزیشن اس کا بہترین حل ہے۔ایسے ادارے کی ضرورت ہے جہاں تمام فریق مل کر بیٹھ سکیں اور مربوط اور منظم انداز میں قومی سلامتی پالیسی کے حوالے سے حکمت عملی مرتب کر سکیں اور اس کے نفاذ کی نگرانی کر سکیں۔نیکٹا کے تعطل اور افسرانہ رکاوٹوں کا خاتمہ بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

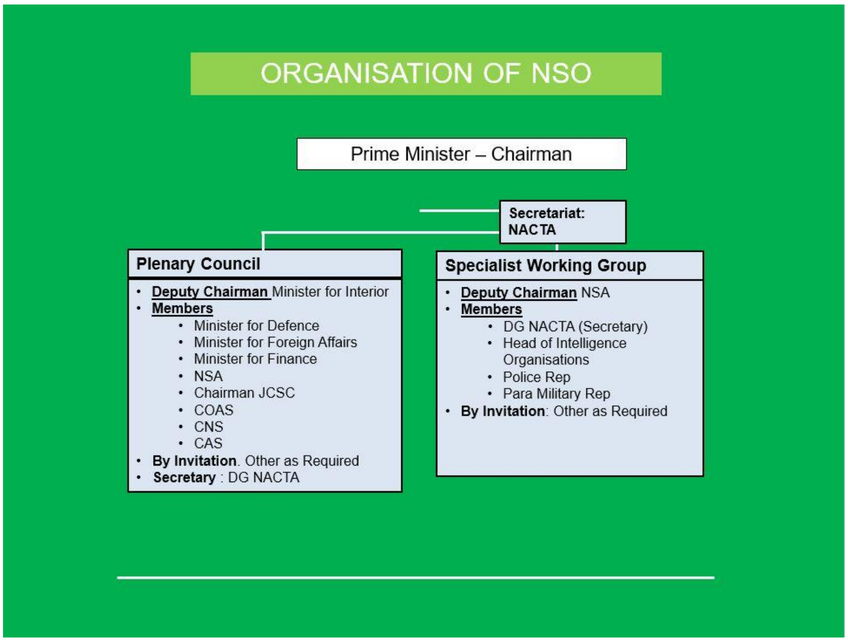

نیکٹا کا دائرہ کار زیادہ وسیع نہیں البتہ یہ نیشنل سیکیورٹی آرگنائزیشن کے سیکریٹریٹ کے طور پر کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔وزیر اعظم کو اس آرگنائزیشن کا سربراہ ہونا چاہیئے اور یہ دو حصوں پر مشتمل ہونی چاہیئے جن میں پلانری کونسل اور سپیشلسٹ ورکنگ گروپ شامل ہیں۔پلانری کونسل کے ذمہ فیصلہ سازی اور پالیسی سازی ہونی چاہیئے اور وزیر داخلہ کو اس کا ڈپٹی چیئر مین مقرر کیا جائے جبکہ خزانہ، خارجہ، دفاع، قومی سلامتی کے مشیر، جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی، چیف آف آرمی سٹاف، چیف آف نیول سٹاف اور چیف آف ایئر سٹاف کو اس کی رکنیت دی جائے۔ڈی جی نیکٹا کو اس کے سیکرٹری کے فرائض سونپے جائیں۔جہاں تک سپیشلسٹ ورکنگ گروپ کا تعلق ہے تو تمام انٹیلی جنس ایجنسیوں کے سربراہان، پولیس اور پارلیمان کے نمائندوں کو بطور رکن شامل کیا جائے۔ڈی جی نیکٹا اس کمیٹی کے ڈپٹی چیئر مین مقرر کیئے جائیں۔اسی طرح کا ایک ادارہ صوبائی سطح پر بھی قائم کیا جائے کیونکہ اس سے انٹیلی جنس کوارڈینیشن جو کہ کسی بھی سیکیورٹی سٹریٹیجی کا نقطہ آغاز ہے، کافی مدد ملے گی۔سویلین اور پارلیمانی کنٹرول ناگزیر ہے چناچہ اس کا لحاظ لازم ہے۔

پالیسی:

مختلف سطح پر ریاست کو اندرونی طور پر لاحق خطرات سے نمٹنے کے لیئے دہشت گردوں اور باغیوں کی جانب سے چار بنیادی مقاصد جن میں نظریہ، انسانی وسائل، مالیات اور اسلحہ / گولہ بارود شامل ہیں، میں شکست دینا اس کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔ ان تمام چار پہلوؤں پر خطرات سے نمٹنے کے لیئے ریاستی پالیسی کی روشنی میں مناسب حکمت عملی کی راہ ہموار کی جانی چاہیئے۔ شہریوں کا تحفظ یقینی بنانے اور دہشت گردوں کی اس صلاحیت کو ختم کرنے کہ وہ عوام میں گم ہو کر خود کو چھپا سکیں اور انہیں اسلحہ ترک کرنے پر قائل کرنے کے لیئے جس نہج پر اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے تحریک انصاف اس سے بخوبی واقف ہے۔ اسی طرح تحریک انصاف مختلف علاقوں خصوصاً بلوچستان اور فاٹا کے عوام کی محرومیوں کے ازالے کی ضرورت و اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔

حکمتِ عملی:

غیر منظم / سرکش علاقوں پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنا: پہلا قدم ریاست کی حدود میں واقع ان تمام علاقوں کو واپس حاصل کرنا ہے جو ریاستی نظم و ضبط سے نکل چکے ہیں یا جن پر ریاستی گرفت نرم پڑ چکی ہے یا سرے سے ختم ہو چکی ہے۔ ریاست کی عملداری ناگزیر ہے تاہم اسے محض عسکری کاروائی سے نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے لیئے مناسب انتظامی اور معاشی ڈھانچے تشکیل دینا ہوتے ہیں۔ فاٹا کے صوبہ پختونخوا کے انضمام سے ایک شروعات ہو چکی ہے تاہم بے گھر شہریوں کی از سر نو آبادکاری با سہولت بنانے کے لیئے ہمیں سول انتظامی ڈھانچے کی تشکیل کے لیئے فوری اقدامات یقینی بنانا ہیں۔

"تحریک انصاف دہشت گردی کے انسداد کے لیئے جامع اندرونی سلامتی پالیسی کے نفاذ پر کام کا آغاز کرے گی جس کی بنیاد چار اصولوں پر استوار ہے۔

ایکسپوز فعال اور غیر فعال دہشت گردوں کے مابین روابط بے نقاب کرنا اور غیر فعال (ایسے عناصر جو براہ راست لڑائی میں شریک نہیں ہوتے اور دہشت گردوں کو ساز و سامان یا دیگر لاجسٹکس فراہم کرتے ہیں) دہشت گردوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرنا تاکہ سخت گیر متشدد عناصر کو تنہا کیا جاسکے جو مقامی آبادی کی مدد پر انحصار کرتے ہیں۔ مقامی آبادی ان دہشت گردوں کی پشت پناہی کرتی ہے۔ غیر فعال عناصر کو متشدد دہشت گردوں سے الگ کر کے ریاست ان کے رسد کا ایک قابل ذکر حصہ کاٹ سکتی ہے۔

انفورس دہشت گردی کے خلاف متفقہ طور پر منظور کیئے گئے نیشنل ایکشن پلان اور عالمی سطح پر پاکستان کے معاہدوں/وعدوں کا مکمل نفاذ یقینی بنانا۔ پاکستان تحریک انصاف ایک موثر نیشنل ٹیررسٹ فنانسنگ سیل کے ذریعے دہشت گردوں کی مالی رسد کاٹنے کی کوشش کرے گی۔

الیمینیٹ مسلح کاروایاں ترک نہ کرنے والے اور ریاست کے سامنے سرنگوں نہ کرنے والے سخت گیر دہشت گردوں کو تنہا کرنے، مٹانے، اور جوابی کاروائیوں سے بچاؤ کی تدابیر پر مشتمل ایک جامع سول و عسکری ایکشن پلان کے ذریعے صفحہ ہستی مٹانا۔ دہشت گردی کے تدارک کی اس حکمت عملی میں بنیادی توجہ دہشتگردوں تک اسلحہ اور گولہ بارود کی فراہمی کا نظام تباہ کرنے اور ان کے ذرائع مٹانے پر مرکوز کی جائے گی۔

ایجوکیٹ مذہبی علما کے اشتراک سے عوام الناس کو تعلیم دینے کے لیئے ایک متبادل بیانیئے کی تشکیل۔ متبادل بیانیہ کیوں ضروری ہے؟ اس لیئے کہ دہشت گرد اپنی نمو کے لیئے سماج میں جگہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ اپنی نگاہ میں یہ دہشت گرد خود کو کوتوال، منتظم، معلم اور منصف تصور کرتے ہیں۔

سماج میں جگہ پانے کے بعد یہ عملی مقام کے لیئے سر گرم ہو جاتے ہیں اور جوں جوں حکومت کمزور ہوتی ہے یہ تقویت پکڑتے ہیں۔ چنانچہ ریاست کے لیئے لازم ہے کہ نہ صرف سماج میں پیدا ہونے والا خلا پر کرے بلکہ ان جغرافیائی/علاقائی/زمینی جگھوں پر بھی اپنی گرفت مضبوط بنائے جہاں بوجوہ اس کی عملداری میں نقائص موجود ہیں۔ متبادل بیانیئے کی موثر انداز میں ترویج کے لیئے میڈیا کے ساتھ اشتراک عمل پر کام کیا جائے گا۔ تحریک انصاف نصاب کی از سر نو تشکیل اور مناسب تعلیمی سہولیات کی فراہمی کے ذریعے دینی مدارس کی قومی دھارے میں شمولیت پر توجہ دے گی۔ اس میں اساتذہ کی تربیت اور ایسے اسلامی تربیتی اداروں کا قیام شامل ہے جن میں معلمین کو تربیتی ڈپلومے دیئے جائیں۔ مدارس کی قومی دھارے میں شمولیت کے ایجنڈے کا ایک اہم جز و نجی شعبے کے اشتراک سے متعارف کروائی جانے والی "مدرسہ اپناؤ سکیم" ہے جس میں کاروباری کمپنیوں کو مقامی سطح پر مدرسہ اپنانے، اس کا معیار بلند کرنے اور اس مدرسے کے طلبہ کو ابتدائی تربیت فراہم کرنے کے عوض محصولات/ٹیکسوں میں چھوٹ وغیرہ جیسی سہولیات/فوائد فراہم کیئے جائیں گے۔

انسداد دھشت گردی کے حوالے سے تحریک انصاف کی حکمت عملی کامیاب بنانے کے لیئے فوری طور پر نظام انصاف میں اصلاحات کے لیئے اقدامات اٹھائے جائیں گے اور انسداد دھشت گردی سے متعلق قوانین پر نظرثانی کے ذریعے انہیں دھشت گردی کے حوالے سے جامع اور مرکوز بنایا جائے گا۔ تحریک انصاف کسی دوسری قوم/ملک کی جانب سے اپنے سیاسی نظریئے یا سلطنت کی ترویج، دھشت گردی کے فروغ اور کسی دوسری ریاست کو غیر مستحکم کرنے کی غرض سے پاکستان کی سرزمین یا اس کے لوگ شامل ہیں کے استعمال کی ہرگز اجازت نہیں دے گی۔

دفاعی پالیسی:

دفاع اور سلامتی کے حوالے سے تحریک انصاف کی حکمت عملی کثیر الجہتی عوامل پر مشتمل ہو گی جس کے ذریعے مختلف سطح پر جنم لینے والے خطرات خصوصاً داخلی و خارجی دھشت گردی سے نمٹنے کی تدبیر کی جائے گی.

پاکستان کو ہر لحاظ سے دفاعی سطح پر ناقابل تسخیر بنایا جائے گا۔ تحریک انصاف خطے میں جوہری اسلحے کے انبار کھڑے کرنے کے مقابلے سے خطے کو بچانے اور اپنے جوہری سٹریٹیجک دفاع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے بھارت سے دوطرفہ اور معنی خیز سٹریٹیجک مذاکرات کی جانب پیش رفت کرے گا۔

تحریک انصاف اسلحے کا پھیلاؤ روکنے، غیر مسلح کرنے کے حوالے سے اقدامات جن میں جوہری عدم پھیلاؤ کی عالمی کوششیں شامل ہیں کے باب میں عدم تفریق کے اصول کی پاسداری پر زور دے گی۔

اب صرف عمران خان
بلے پہ نشان